REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۴　　شمارہ ۵

ایڈیٹر :- محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر :- جاوید اقبال اختر

**شرحِ چندہ**

| | |
|---|---|
| سالانہ | ۱۵ روپے |
| ششماہی | ۸ روپے |
| ممالکِ غیر | ۳۰ روپے |
| فی پرچہ | ۳۰ پیسے |

THE WEEKLY BADR QADIAN.

## اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۷ ر صلح (جنوری)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۲۰ ر جنوری کی رپورٹ مظہر ہے کہ

حضور انور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدُ للہ ❊

قادیان ۲۷ ر صلح۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع صاحبزادی امۃ العلیم عصمت سلمہا اللہ مورخہ ۲۳ ر جنوری کو چند روز کے لئے حیدرآباد تشریف لے گئے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہو۔ اور بخیریت واپس لائے۔

خاندان کے دیگر افراد قادیان میں بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمدُ للہ۔

★ الحاج حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل کو دو روز سے نزلہ و زکام کی شکایت ہے۔ احباب حضرت موصوف کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ ❊

۱۷ ر محرم ۱۳۹۵ ہجری　　۳۰ ر صلح ۱۳۵۴ ہش　　۳۰ ر جنوری ۱۹۷۵ء

# قادیان میں ہفتۂ وقفِ جدید کے سلسلہ میں ایک کامیاب جلسہ

## اس بابرکت تحریک کے مختلف پہلوؤں پر علماء کی معلومات افزا تقاریر

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

مورخہ ۲۱ ر جنوری بروز منگل لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام جو ہفتہ تحریک وقفِ جدید منایا جا رہا ہے، اسی سلسلہ میں آج ۱۰ ½ بجے صبح مسجد اقصیٰ میں زیرِ صدارت حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان جلسہ یوم وقفِ جدید منعقد ہوا۔ مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب کی تلاوتِ قرآن کریم اور عزیز وحید الدین صاحب کی نظم خوانی کے بعد علماءِ سلسلہ نے وقفِ جدید کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے احبابِ جماعت کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ چنانچہ اس جلسہ کی پہلی تقریر

### وقفِ جدید اور اطفال الاحمدیہ

کے موضوع پر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے کی۔ آپ نے اپنی تقریر کو شروع کرتے ہوئے بتایا کہ جہاں پر اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایمان پر قائم و دائم رہنے کی تلقین کی ہے۔ وہاں ایمان کے ساتھ اعمالِ صالحہ بجالانے کا بھی ارشاد فرمایا ہے۔ سب سے بڑا عملِ صالح خدمتِ دین ہے۔ مقرر موصوف نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے بتایا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسلام نے دُنیا میں غالب آنا ہے۔ پس چاہیئے کہ ہم تن، من دھن سے دینِ متین کی خدمت و اشاعت میں لگے رہیں۔ پھر کہا کہ وقفِ جدید کا اجراء المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اور احبابِ جماعت نے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے بچوں اور بچیوں کو اس بابرکت تحریک کے کامیاب بنانے کے لئے مخاطب فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ تم وقفِ جدید کے تمام بوجھ کو اُٹھا لو۔ اس طرح تم خدا تعالیٰ کے پسندیدہ بندے بن جاؤ گے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے برکتوں کے دروازے کھول دے گا۔ مقرر موصوف نے اپنی تقریر میں آیاتِ قرآنیہ سے استدلال کرتے ہوئے جماعت کے بچوں کو وقفِ جدید کی مالی قربانیوں میں حصہ لینے کی تلقین کی۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعدد ارشادات پیش کرتے ہوئے اپنی تقریر کو ختم کیا۔

دوسرے نمبر پر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے

### وقفِ زندگی

کے عنوان پر تقریر کی۔ فاضل مقرر نے اپنی تقریر کے آغاز میں بتایا کہ جس قدر بھی دُنیا میں مذہبی تحریکیں جاری ہوئیں یا اُن کے پیشوا ہوئے ہیں، ان سب کی زندگیوں کا ہر لمحہ خدمتِ دین کے لئے وقف تھا۔ اس سے یہ بات بھی ظاہر ہے کہ موجودہ زمانہ میں وقفِ زندگی کی تحریک کوئی نئی تحریک نہیں بلکہ بعثتِ انبیاء کے وقت میں اصولاً اور ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں خصوصًا یہ تحریک موجود تھی۔ سورۂ بقرہ اور دیگر قرآنی آیاتِ متعددہ سے اس کی تائید کرتے ہوئے آیتِ کریمہ وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ...... الآیہ سے استدلال کیا اور بتایا کہ ہر زمانہ میں اللہ تعالیٰ قوموں سے زندگیوں کے وقف کا مطالبہ کرتا رہا ہے۔ اور اس زمانہ میں بھی مسلمانوں سے اس کا مطالبہ کیا ہے۔ اور قیامت تک یہ مطالبہ کرتا رہے گا۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فاضل مقرر نے بتایا کہ موجودہ زمانہ میں بھی جو اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کا زمانہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے ذریعہ جب یہ مطالبہ ہوا تو یکے بعد دیگرے سینکڑوں مخلصین نے خدمتِ دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کیں۔ جس کے نتیجہ میں خدمت و اشاعتِ دین کا کام امتیازی رنگ میں ہوا۔ مقرر موصوف نے وقفِ عارضی اور وقفِ زندگی کے مختلف پہلوؤں پر وضاحت سے روشنی ڈالی۔ اسی سلسلہ میں موصوف نے سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عملی زندگی کو پیش کرتے ہوئے بتایا کہ حضور رضؓ نے نہ صرف اپنی ہی زندگی کو خدمتِ دین کے لئے وقف رکھا۔ بلکہ اپنے تمام بیٹوں کو بھی خدمتِ دین کے لئے وقف کر دیا۔ آخر میں مقرر موصوف نے وقفِ زندگی سے متعلق بعض وساوس کا ازالہ کرتے ہوئے بتایا کہ جنہوں نے خدا کے راستے میں اپنی زندگیاں وقف کر دیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اُن کے حالات پہلے سے بہتر بنا دیئے۔ پس مبارک ہے وہ جو خدا کے دین کیلئے زندگی وقف کرتا ہے اور پھر اُسے آخر تک اسی جذبۂ خلوص کے ساتھ پورا کرتا ہے۔

بعد ازاں عزیز عبد الخالق نے وقفِ جدید کے بارے میں ایک نظم سُنائی۔

جلسہ کی تیسری اور آخری تقریر محترم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی نے

### وقفِ جدید کی اہمیت اور ضرورت

کے موضوع پر کی۔ مولوی صاحب موصوف نے بتایا کہ جب بھی اللہ تعالیٰ دنیا میں کسی مامور و مرسل کو مبعوث فرماتا ہے تو لوگ اس کے گرد جمع ہونے لگتے ہیں۔ اور ایک جماعت کی حیثیت حاصل ہو جاتی ہے۔ ایسے وقت میں ان کی تربیت کا ایک اہم سوال ہوتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا۔ حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد آپ کے خلفاء کے زمانہ میں اس جماعت میں روز افزوں ترقی ہوتی اور ہو رہی ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جماعتی تربیت اور اشاعتِ اسلام کے کام میں توسیع کے پیشِ نظر پہلے تحریک جدید کا اجراء فرمایا، اس کے بعد ایک دوسری تحریک "وقفِ جدید" کا اجراء فرمایا۔ فاضل مقرر نے وقفِ جدید کے ہر دو پہلوؤں مالی قربانی اور وقفِ زندگی پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالتے ہوئے واضح کیا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے وقفِ جدید میں حصہ لینے کے لئے سالانہ چھ روپے کی رقم کم از کم مقرر فرمائی ہے۔ مگر ساتھ ہی فرمایا کہ جسے زیادہ توفیق ہو وہ زیادہ دے۔ چنانچہ خود آپ رضؓ ہر سال چھ صد روپے چندہ دیتے رہے مقرر موصوف نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے مالی قربانی کی اہمیت واضح کی۔ تقریر کے آخر میں آپ نے نوجوانوں سے بالخصوص مخاطب ہو کر کہا،

(باقی دیکھئے صـــ۱۲ـــ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے جے ہند پرنٹنگ پریس نہرو گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ❊

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۳۰ صلح ۱۳۵۴ ہش

# آفاتِ ارضی و سماوی کے بعض رُوحانی اسباب

شمالی پاکستان کے پہاڑی علاقہ قراقرم میں ۲۸ دسمبر ۷۴ء کو جو قیامت خیز زلزلہ آیا اس کے بارہ میں پاکستانی اخبارات میں شائع شدہ کچھ تفصیلات گذشتہ پرچہ میں دی جاچکی ہیں۔ اس تباہ کن زلزلہ پر ابھی ۲۶ دِن ہی گزرے تھے کہ ۲۲ جنوری ۷۵ء کو شمالی ہند کے صوبہ ہماچل کے کنّور اور لاہول سپتی علاقوں میں بھی اچانک زلزلہ کے خوفناک جھٹکے آئے جو گو قراقرم کے زلزلہ کی طرح قیامت خیز اور وسیع تر تباہی مچانے والے تو نہ تھے، پھر بھی اب تک کی شائع شدہ خبروں کے مطابق ساٹھ اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں اور زلزلہ سے تباہ ہوجانے والے دیہات کی تعداد گیارہ ہو چکی ہے۔ (پرتاپ جالندھر ۲۵/۱ ۲۴)

گو ہماچل کا یہ زلزلہ نسبتاً ہلکا ہی تھا۔ اور اسے قیامت خیز تو نہیں کہا گیا لیکن جن افراد کی جانیں گئیں، جن کے رشتہ دار جاں بحق ہوگئے، جن کے اموال وجائیدادوں کا اتلاف ہوا، اُن کے لئے تو یہ سانحہ قیامت سے کم نہیں۔ یہ ایک انسانی مسئلہ ہے۔ ہر سُننے والا آفت زدگان سے ہمدردی کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جہاں تک آفت زدگان کی امداد کا سوال ہے مُلک کی مرکزی اور صُوبائی سرکاریں نیز ذاتی حضرات اِس سلسلہ میں ہر ممکن کوشش سرانجام دے رہے ہیں۔ خدا اُن سب کی کوششوں کو کامیاب کرے اور مُصیبت زدگان کو اِس بڑی مُصیبت کے برداشت کرنے کی طاقت دے ــــ!!

قراقرم کے کوہستانی علاقہ میں آنے والے قیامت خیز زلزلہ کے بارے میں موقعہ کے ایک عینی شاہد کا بیان پاکستان کی ایک اخبار کے حوالے سے اسی پرچہ میں دُوسری جگہ نقل کیا جارہا ہے۔ پہلے کی طرح اِس بیان میں مذکور تباہی کی تفصیلات بھی نہایت درجہ دلدوز ہیں۔ ضروری ہے کہ ان دلخراش حالات کو پڑھ کر انسانی رُوحیں خدا کے حضور جھکیں اور پڑھنے والے سوچیں کہ اگر شمالی پاکستان کا علاقہ قراقرم یا شمالی بھارت کے ہماچل پردیش کا علاقہ کنّور وغیرہ زلازل کی زد میں آکر تہہ و بالا ہوسکتا ہے، اُن مقامات کی آبادی آناً فاناً موت کا شکار بن کر بعض دیہات صفحۂ ہستی سے مٹ سکتے ہیں تو اُن کے لئے اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ وہ ہر قسم کی ناگہانی آفت و مُصیبت سے ہمیشہ کے لئے محفوظ و مصئون کر دیئے گئے ہیں؟ الحذر ثمّ الحذر!!

حقیقت یہ ہے کہ وہ انسان انسان نہیں جس کا دِل دُوسرے کی مُصیبت کو دیکھ کر پگھل نہیں جاتا۔ اور ایسی ناگہانی آفتوں کی کیفیت سُن کر اس کے دِل میں خوفِ خُدا پیدا نہیں ہوتا۔

قرآن کریم کے آغاز ہی میں اس رُوحانی نکتہ کی طرف متوجہ کرتے ہوئے رُوحانیت سے عاری ہو چکی قوم یہود کو مخاطب کر کے جہاں یہ فرمایا گیا ہے کہ کئی قسم کے الٰہی نشان دیکھنے کے بعد تمہارے دِل اس قدر سخت ہوگئے ہیں کہ وہ پتھروں کی طرح بلکہ ان سے بھی زیادہ سخت ہیں درانحالیکہ پتھروں میں سے بعض پتھر ایسے بھی ہوتے ہیں جن سے دریا بہتے ہیں۔ اور اُن میں سے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ پھٹ کر اُن سے پانی بہنے لگتا ہے۔ اسی تسلسل میں یہ بھی فرمایا کہ

وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ (بقرہ: آیت ۷۵)

انہی پتھروں میں سے بعض پتھر ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جن کے ناگہانی طور پر گرنے سے ایسی ہیبتناک صورتِ حال سامنے آتی ہے کہ دلوں میں خشیت اللہ پیدا کرنے کا سبب بن جاتے ہیں۔ چنانچہ یہ جو دونوں ملکوں میں ابھی زلزلے آئے، ان زلزلوں میں جہاں پہاڑوں کی بڑی بڑی چٹانیں چٹخیں، گریں اور ہولناک صورتِ حال پیدا ہوتی رہی، اسی قسم کی ہیبتناک صورتِ حال کو حساس دلوں میں خشیۃ اللہ پیدا کرنے کا ایک بڑا ذریعہ بتایا گیا ہے۔ کاش دُنیا ان سے سبق حاصل کرے۔!!

ہم نے گزشتہ اشاعت میں زلازل کے ذکر میں اس بات کا اشارہ کیا تھا کہ ماہرین طبقات الارض زلازل کے رُونما ہونے کے جو مادّی اسباب بیان کرتے ہیں انہیں تسلیم کرتے ہوئے ہمارے نزدیک ان کے پہلو بہ پہلو رُوحانی اسباب بھی کارفرما ہیں جن سے کسی صورت میں بھی صرفِ نظر نہیں کی جانی چاہیئے بلکہ جیسا کہ ابھی بیان ہوا یہ واقعات دلوں میں خشیت اللہ پیدا کرنے کے لئے قدرتِ حق کی طرف سے ظاہر کئے جاتے ہیں۔ پھر یہی خشیت باری تعالیٰ انسان کی قوّتِ فکریّہ کو جھنجھوڑ کر

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا (بنی اسرائیل آیت ۱۶)

پر غور کرنے کے لئے تیار کرسکتی ہے۔ درانحالیکہ آیۂ کریمہ پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ دُنیا میں عذابِ الٰہی اسی وقت آیا کرتے ہیں جب اُن سے پہلے کسی نہ کسی رُوحانی مُصلح کے ذریعہ دُنیا والوں کو اصلاحِ احوال کی طرف متوجہ کر دیا جائے۔ سنّت اللہ یہی ہے کہ وہ محض بے خبری کے عالم میں دُنیا پر کوئی عذاب نازل نہیں کرتا۔ چنانچہ اس سے اگلی ہی آیتِ کریمہ میں اس مضمون کو ذرا زیادہ واضح صورت میں بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَاِذَا اَرَدْنَا اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا۔ (بنی اسرائیل آیت ۱۷)

یعنی جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو پہلے ہم اس کے آسودہ حال لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہیں۔ جس پر وہ اُلٹا اس بستی میں نافرمانی کی راہ اختیار کر لیتے ہیں۔ تب اس بستی کے متعلق ہمارا کلام پُورا ہو جاتا ہے۔ اور ہم اُسے پُوری طرح تباہ کر دیتے ہیں۔

اب اس سچّے اور برحق بیان کی روشنی میں غور کیجئے کہ اس زمانہ میں جو آفاتِ ارضی و سماوی کا ایک لمبا سلسلہ چلتا چلا جارہا ہے۔ کیا یہ یونہی ہے۔ کسی جگہ سیلاب اپنی تباہی مچا رہے ہیں۔ کہیں قحط سالی بھیانک صورتِ حال پیدا کر رہی ہے۔ کہیں وبائیں دُنیا کا پیچھا نہیں چھوڑ رہیں۔ اور ایک بڑی تعداد کو لقمۂ اجل بنا رہی ہیں۔ کسی جگہ ملک کی بدامنی دلی قرار اور سکون کو برباد کرنے کا باعث بنی ہوئی ہے۔ اور اس کے ساتھ زلازل تباہی مچا رہے ہیں۔ یہ سب صورتِ حال دُنیا کو سنجیدگی سے غور وفکر کی دعوت دیتی ہے۔ اور ابدی صداقت کی روشنی میں اصلاحِ احوال کی طرف متوجہ کرتی ہے۔

قرآنِ کریم کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ رحیم وکریم خدا کی طرف سے بعض اوقات جو دُنیا میں اس کی قہری تجلّی ظاہر ہوتی ہے تو اس کے پیچھے بھی اُسی کا رحم وکرم ہی کارفرما ہوتا ہے۔ کیونکہ ایسی تجلّی کے ظہور سے بڑا مقصد بدکردار لوگوں کو اُن کے بُرے انجام سے قبل از وقت ڈرانا ہوتا ہے۔ چنانچہ سورت بنی اسرائیل کی آیت ۶۰ میں اس بات کو بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا

آیتِ کریمہ کا آخری حصّہ صریح طور پر اس امر کی وضاحت کر رہا ہے کہ قدرتِ حق کے ایسے نشانات محض تخویف کے لئے دِکھائے جاتے ہیں۔ اور پھر اسی آیت میں قوم ثمود کی مثال دے کر بتایا کہ باوجود انہیں حضرت صالح علیہ السّلام کے ذریعہ اصلاحِ احوال کی طرف متوجہ کر دینے کے نہ صرف یہ کہ وہ لوگ اپنی ہی ڈگر پر چلتے رہے بلکہ اُن کی شوریدہ سری اس حد تک بڑھی کہ جس ناقہ پر سوار ہو کر حضرت صالح علیہ السّلام اُنہیں تبلیغ کیا کرتے تھے اور خیر خواہی کا پیغام اُنہیں سُناتے تھے اُسی ناقہ کے درپئے آزار ہوگئے۔ اور باوجود بار بار خبردار کئے جانے کے کہ یہ خدا کے رسُول کی ناقہ ہے اس پر دست درازی کرنا خدا کے غضب کو بھڑکانے کا باعث ہوگا تم اس حرکت سے باز رہو۔ مگر وہ باز نہ رہے۔ حتیٰ کہ انہیں میں کا ایک شریر ترین انسان اُٹھا اور اُس نے ناقہ کی ٹانگیں کاٹ دیں ــــ!!

ــــ اس کے بعد کیا ہوا؟ ــــ خدا کی پاک اور سچّی کتاب کا بیان ہے کہ

فدمدم علیھم ربّھم بذنبھم فسوّاھا ۝ ولا یخاف عقبٰھا ۝

(سورۃ الشمس: آخری دو آیات)

تب اُن کے ربّ نے اُن کے گناہوں اور بدکرداریوں کی پاداش میں اُن پر ایسی تباہی نازل کی کہ اُنہیں خاک میں مِلا کر رکھ دیا۔ تاریخ بتاتی ہے کہ قوم ثمود کی یہ تباہی ایک خوفناک ناگہانی زلزلہ ہی سے آئی تھی۔

سورۃ شمس کی آخری آیت وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝ کے الفاظ تو نہایت ہی درجہ عبرت انگیز ہیں۔ فرماتا ہے، جب ہماری طرف سے کسی قوم کو عبرت اور موعظت کی خاطر تباہ کر دینے کا فیصلہ صادر ہوتا ہے تو پھر ہم اس بات کی پرواہ نہیں کیا کرتے کہ اس قوم کے بقیہ افراد کیا کیا تکالیف اُٹھائیں گے۔ اِس جلالی کلام کو اگر آپ سورۃ بنی اسرائیل کی مذکورۃ الصدر آیت ۱۷ کے مضمون اور سنّت اللہ کی روشنی میں دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ کسی قوم کے متعلق اس طرح کا فیصلہ عین انصاف پر مبنی ہوتا ہے۔ اِس لئے کہ جب نبی کی مخاطب قوم باوجود بروقت انذار اور تنبیہ کے اپنے انجام کو نہیں دیکھتی تو فیصلہ کے نفاذ کے وقت اللہ تعالیٰ بھی اس کے انجام کی پرواہ نہیں کرتا بلکہ اُن کی تباہی کو دُوسروں کے لئے ایک بہت بڑا درسِ عبرت بنا کر رکھ دیتا ہے۔!!

اب اِس بات کو چاہے کوئی مانے یا ردّ کر دے (یہ اس کی صوابدید پر منحصر ہے) حقیقت یہی ہے کہ اس زمانہ کے مصلحِ ربّانی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السّلام نے ان سب آنے والی آفات سے بہت عرصہ پہلے متنبّہ کر دیا تھا۔ حضُور کی ان سب تنبیہی تحریرات کے اس جگہ اندراج کی تو گنجائش نہیں بطور مثال حسبِ ذیل اقتباس خشیت اللہ رکھنے والے ہر انسان کے لئے کافی ہے۔ حضُور اپنی مشہور ومعروف کتاب "حقیقۃ الوحی" میں فرماتے ہیں:۔

"یاد رہے خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے۔ اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے۔ اور بعض اُن میں قیامت کا نمونہ ہوں گے۔ اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہوں گے۔ اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے کہ گویا اُن میں کبھی آبادی نہ تھی۔

(آگے ملاحظہ ہو صفحہ ۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

# اللہ تعالیٰ نے ہمارے جلسہ سالانہ کو بہت بابرکت اور جماعت کی بشاشت میں اضافہ کا موجب بنایا ہے

# ہم جس قدر بھی خدا کا شکر کریں کم ہے!

## ہم نئے سال میں داخل ہو رہے ہیں دعا کریں کہ یہ نیا سال پہلے سے زیادہ خدا تعالیٰ کی رحمتوں، برکتوں اور فضلوں کو لانے والا ہو!

## آج میں وقفِ جدید انجمن احمدیہ کے نئے سال کا اعلان کرتا ہوں انتہائی کوشش کریں کہ ہم شاہراہ غلبہ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۳ ر صلح ۱۳۵۴ ہش مطابق ۳ ر جنوری ۱۹۷۵ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

پہلی بات تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور رحمت سے ہمارے جلسہ سالانہ کو بہت بابرکت بنایا اور اسے جماعت احمدیہ کی بشاشت میں زیادتی کا موجب بنایا۔ اور ہمارے فکروں کو دور کرنے کا ذریعہ بنایا اور آسمان سے بارش کے قطروں سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ رحمت کے آثار پیدا کئے اور اپنی بے شمار نعمتوں سے ہمیں نوازا۔ اس پر خدا تعالیٰ کا جس قدر بھی شکر ادا کریں کم ہے

### شکر ادا کرنا ضروری ہے

کیونکہ اگر بندہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہ کرے، ہر اس رنگ میں جس میں شکر ادا کرنے کی ذمہ داری بندہ پر ڈالی گئی ہے تو پہلی نعمتوں سے زیادہ نعمتوں کے سامان پیدا نہیں ہوتے بلکہ پہلی نعمتوں کے ضیاع کے سامان پیدا ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ضیاع سے محفوظ رکھے اور مزید نعمتوں کے سامان پیدا کرے اور ان کے شکر کی ہمیں توفیق عطا کرے۔

ایک سال آیا اور گذر گیا۔ ایک نئے سال میں ہم داخل ہو رہے ہیں۔ مومن کا قدم ہمیشہ آگے پڑتا ہے۔ وہ نہ پیچھے کی طرف دیکھتا ہے اور نہ ایک جگہ پر ٹھہرتا ہے پچھلا سال کچھ تلخیاں لے کر آیا۔ مگر بہت سے فضلوں، رحمتوں اور اللہ تعالیٰ کے جلووں کے سامان لے کر آیا۔ خدا تعالیٰ کی جو نعمتیں عالمگیر اور بین الاقوامی حیثیت کی تھیں اور بہت سے احمدیوں کی نظر سے بھی اوجھل تھیں۔ پچھلا سال انہیں نمایاں کرکے ہمارے سامنے لے آیا۔ پچھلا سال

### صد سالہ جوبلی تحریک کا پہلا سال

تھا۔ جماعت احمدیہ نے پہلی بار اشاعتِ اسلام کے بین الاقوامی منصوبوں کی ابتداء کی تھی۔ بعض ملکوں کو اکٹھا کرکے ان میں تبلیغ اسلام اور اشاعتِ قرآن کے منصوبے بنائے گئے۔ اور خدا تعالیٰ کی رحمتوں نے انہیں کامیاب بھی کیا۔ گویا اشاعتِ اسلام کے عالمگیر اور بین الاقوامی منصوبے کی ابتدا گذشتہ سال یعنی ۱۹۷۳ء کے جلسہ سالانہ پر ہوئی تھی جس کے نتیجہ میں ایک عالمگیر بین الاقوامی مخالفت کی بھی ابتدا ہوئی اور ہونی بھی چاہیئے تھی۔ کیونکہ حاسدوں کا حسد ہمیں اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں پیار دیکھنے کے مواقع بہم کرتا ہے۔

غرض صد سالہ جوبلی منصوبہ کی ابتداء ہو چکی ہے۔ یہ اس منصوبہ کا دوسرا سال ہے۔ بالفاظ دیگر ایک اور سال ہے ہماری اور جماعت احمدیہ کی زندگی کا جس میں ہم داخل ہو رہے ہیں۔ انفرادی حیثیت سے ہم میں سے ہر شخص بچہ، جوان اور بوڑھا، مرد اور عورت اپنے بڑھاپے کی طرف حرکت کر رہا ہے۔ مگر جماعتی حیثیت سے ہم ہر سال اپنی جوانی کی طرف اور اپنی کامیابیوں کی طرف حرکت کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کو ایک خاص مقصد کے لئے قائم کیا ہے۔

اس درخت کو ایک خاص قسم کے پھلوں کے لئے اور خاص قسم کی برکتوں کو بنی نوع انسان تک پہنچانے کے لئے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ ایک دن ایسا بھی آنے والا ہے کہ نوع انسانی سوائے استثنائی طور پر چند محروموں کے، اسلام کے اس درخت کے سایہ سے اور اس کے پھلوں سے فائدہ حاصل کرے گی لیکن آج کا زمانہ اس درخت کی

### نشو و نما کا زمانہ

ہے۔ کچھ خوش نصیب لوگ ہیں جو اس کی شاخوں پر بسیرا کرتے ہیں اور کچھ وہ ہیں کہ مستقبل ان کو خدا کے پیار کے نتیجہ میں اس طرف لے آئے گا۔ اور وہ اس کی شاخوں پر بسیرا کریں گے۔ ایک دن نوع انسانی ساری کی ساری اس درخت کی شاخوں پر بسیرا کر رہی ہو گی اور وہ منصوبہ جو آسمانوں پر بنایا گیا ہے۔ اور جس کی بشارت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے امتِ محمدیہ کو دی تھی۔ وہی منصوبہ کامیاب ہو گا۔ اور دنیا اپنے پیدا کرنے والے رب کی معرفت حاصل کر چکی ہو گی۔ اور اس کی رحمتوں سے حصہ لینے والی ہو گی۔ یہ ذمہ داری جماعت احمدیہ کے کندھوں پر ڈالی گئی ہے۔ ہم خدا تعالیٰ کے شکر گزار بھی ہیں اور اس کے شکر کے ترانے بھی پڑھنے والے ہیں۔ اور اس کے حضور عاجزانہ طور پر یہ دعا بھی کرنے والے ہیں کہ

"اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ"

کہ اے خدا جو قوتیں اور استعدادیں انفرادی اور اجتماعی طور پر تو نے ہمیں دیں ہم حتی المقدور کوشش کرتے ہیں کہ ان سے فائدہ اٹھائیں لیکن ہم یہ احساس رکھتے ہیں کہ جب تک

### مزید قوتیں اور طاقتیں

اجتماعی طور پر ہمیں نہیں ملیں گی۔ اشاعتِ اسلام کا وہ عالمگیر منصوبہ جو ہمارے سپرد ہوا ہے۔ اس کو ہم کامیاب نہیں کر سکتے۔ اس لئے خدا تعالیٰ سے استعانت کرتے اور اس کی مدد و نصرت کے ہم ہر آن طالب ہیں۔ اور عاجزانہ دعاؤں میں اس نصرت کے حصول کے لئے لگے ہوئے ہیں اور یہ دعا بھی کرتے ہیں کہ زندگی کے ہر مرحلہ میں اور اس اجتماعی جدوجہد کے ہر موڑ پر اللہ تعالیٰ ہماری رہنمائی کرنے والا ہے۔ اور ہمیں راہ ہدایت اور صراطِ مستقیم دکھانے والا ہو۔ اور جماعت کو اجتماعی طور پر بھی صراطِ مستقیم پر قائم رکھے۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے خود ہمارا ہاتھ پکڑے اور ہمیں شاہراہ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے لے جاتا چلا جائے

پس ہمارا ہر سال اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا سال، برکتوں کا سال، اور رحمتوں کا سال ہوتا ہے بلکہ ہمارا ہر سال پہلے سے زیادہ برکتوں، پہلے سے زیادہ رحمتوں اور پہلے سے زیادہ فضلوں کا سال ہوتا ہے۔ اس لئے اس نئے سال کو بھی ہم ان عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ شروع کرتے ہیں کہ کہیں جلدی کوئی کمزوری

ان برکتوں کے حصول کے راستہ میں حائل نہ ہو جائے بلکہ جیسا کہ پہلے ہوتا چلا آیا ہے اسی طرح اب بھی یہ نیا سال پہلے سے زیادہ رحمتوں، برکتوں اور فضلوں کو لانے والا ہو اور تیسری بات یہ ہے کہ دسمبر کے آخر یا جنوری کے شروع میں میں

## وقف جدید کے نئے سال کا اعلان

کیا کرتا ہوں۔ ایک عرب شاعر نے کہا ہے ؎

وَعَیْنُ الرِّضَاعَنْ کُلِّ عَیْبٍ کَلِیْلَۃٌ ؛ کَمَا اَنَّ عَیْنَ السُّخْطِ تُبْدِی الْمَسَاوِیَا

یہ شاعرانہ بیان ہے ایک حقیقت کا۔ شاعر کہتا ہے کہ انسان کو دنیوی لحاظ سے دو قسم کی آنکھیں دی گئی ہیں۔ ایک وہ آنکھ ہے جو دنیوی محبت اور پیار کی آنکھ ہے۔ اور یہ آنکھ کوئی عیب نہیں دیکھتی یعنی جس آدمی سے پیار ہو اس میں کوئی عیب اور نقص نہیں دیکھتی۔ یہ اپنے محبوب کا محاسبہ نہیں کرتی "کلیلۃ" کا لفظ "کَلَّ" سے نکلا ہے۔ جس کے معنے ہیں کہ چیز موجود تو ہے مگر آنکھ نے اسے دیکھا نہیں۔ انسان کے ساتھ کمزوریاں لگی ہوئی ہیں۔ لیکن پیار کی آنکھ ان کمزوریوں کو دیکھتی نہیں اور دوسری آنکھ ہے دشمنی اور غصے کی آنکھ اور یہ آنکھ عیب ہی عیب دیکھتی ہے کوئی خوبی نہیں دیکھتی گویا ایک وہ آنکھ ہے جو خوبی ہی خوبی دیکھتی ہے اور کوئی عیب دیکھتی ہی نہیں اور دوسری وہ آنکھ ہے جو عیب ہی عیب دیکھتی ہے اور کوئی خوبی اُسے نظر نہیں آتی۔ یہ ہر دو آنکھیں

## حقیقت کی نگاہ

نہیں، حقیقت کو دیکھنے والی نہیں۔ یہ دنیا داروں کی نگاہیں ہیں یعنی ایک وہ نگاہ ہے جو عیب نہیں دیکھتی اور "محاسبہ" نہیں کرسکتی (اور ترقیات کے دروازے بند کر دیتی ہے) اور ایک وہ جو خوبی نہیں دیکھتی اور مایوس ہو جاتی ہے یا مایوس کر دیتی ہے۔

انسان کی ترقی کے لئے محاسبہ بڑا ضروری ہے۔ اس کے بغیر خدا تعالےٰ کے بندوں کا ہر قدم پہلے سے آگے بڑھ نہیں سکتا۔ نیز زندگی کے مقاصد کے حصول کے لئے مایوسی سے بچنا بڑا ضروری ہے۔ جو شخص عیب ہی عیب دیکھتا ہے۔ اور خوبی نہیں دیکھتا وہ ہلاک ہوگیا۔ اور یہ نگاہ دو قسم کی ہوتی ہے، ایک اجتماعی زندگی پر نظر رکھنے والی اور دوسری اپنے نفس پر۔ ہر دو کے متعلق میں بات کر رہا ہوں۔

یہ ہر دو عیون، یہ ہر دو آنکھیں یا نگاہیں، ایک مومن کی نگاہ نہیں ہیں۔ مومن کی جو نگاہ ہے وہ حق اور صداقت کو دیکھنے والی نگاہ ہے۔ یہ نگاہ جہاں انفرادی یا اجتماعی وجود میں بے شمار خوبیاں دیکھتی ہے۔ وہاں اسی وجود میں جو غفلت یا خامی یا نقص ہوتا ہے اس پر بھی نگاہ ڈالتی ہے۔ اسی طرح یہ آنکھ جہاں ہزارہا عیوب پاتی ہے وہاں خوبیوں کو نظر انداز نہیں کرتی اور ایسے لوگوں کی کوششوں اور دعاؤں کے نتیجہ میں مایوسی کے سامان پیدا نہیں ہوتے۔

پس یہ جو حقیقت کو اور

## صداقت کو دیکھنے والی آنکھ

ہوتی ہے جس کو ہم نورِ ایمان کہتے ہیں یا جسے مومن کی فراست کہا جاتا ہے، یہ آنکھ جہاں ہزارہا خوبیوں کو دیکھتی ہے۔ جنہیں اللہ تعالےٰ نے قبول کیا اور جن پر رحمتوں کا نزول ہوا۔ وہاں یہ آنکھ کمزوریوں کو بھی دیکھتی ہے، ان کا جائزہ لیتی اور ان کا محاسبہ بھی کرتی ہے۔ اور مستقبل میں ان کو دور کرنے کی طرف متوجہ ہوتی اور ہر آنے والی گھڑی کو پہلے سے زیادہ بہتر بنانے کے سامان پیدا کرتی ہے۔ اسی طرح جب یہ آنکھ اپنے نفس میں یا اجتماعی زندگی میں عیب دیکھتی ہے۔ تو مایوسی پیدا نہیں کرتی بلکہ یہ اعلان کرتی ہے کہ

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا امید ہونے کی ضرورت نہیں۔ تم دیکھتے نہیں کہ جہاں اتنے عیب اکٹھے ہو گئے ہیں وہاں یہ خوبیاں بھی تو پائی جاتی ہیں اسلئے نگاہِ مومنانہ یا مومنانہ فراست سے یہ کہا گیا ہے کہ وہ ان کے لئے بھی دعائیں کریں اور خدا تعالیٰ کی رحمتوں کے سامان مانگے جو اللہ تعالےٰ سے دور چلے گئے ہیں یہ مومنانہ فراست کی نگاہ نہ

## ترقیات کے دروازے

بند دیکھتی ہے اور نہ مایوسی کے حالات پیدا کرتی ہے بلکہ یہ وہ نگاہ ہے جو خدا تعالیٰ کی رحمتوں کے حصول میں وسعت پیدا کرتی ہے لیکن وہ جو خوبیوں کے ساتھ عیبوں کو دیکھنے والی اور عیبوں کو دور کرنے کے لئے کوشش کرنے والی ہے وہ آسمان سے نازل ہونے والے فضلوں میں رفعتیں بھی پیدا کرتی ہے کیونکہ وہ ایک جگہ کھڑی نہیں ہو جاتی اور یہ نہیں کہتی کہ جو کچھ حاصل ہونا تھا وہ سب کچھ حاصل ہو گیا۔ نیکی ہی نیکی ہے اور کوئی کمزوری نہیں۔ اگر کوئی کمزوری نہیں تو اس کا مطلب ہے اس سے زیادہ آگے ترقی نہیں ہو سکتی۔ اگر کمزوری نظر آتی ہے اور اسے دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ تبھی مزید ترقیات کا امکان ہے یعنی اللہ تعالےٰ کے فضل ہر آن پہلے سے زیادہ نازل ہونے کا امکان ہے۔ پس یہ آنکھ محاسبہ کرتی ہے یہ آنکھ محروم کی محرومیوں کو دور کرنے کی کوشش ہے۔

انہیں کوششوں میں ایک چھوٹا سا حصہ وقفِ جدید کا ہے۔ گذشتہ سال وقفِ جدید کے کام میں قریباً ۲۵ فیصد اضافہ ہوا ہے۔ اور وہ بھی اتنے تلخی کے زمانہ میں جب کہ توجہ مرکز کی بھی اور جماعتوں کی بھی ایک حد تک بعض ایسے عارضی کاموں اور ضروریات کی طرف تھی، جو بظاہر بڑی پریشان کرنے والی تھیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل دیکھو کہ ان تمام باتوں کے باوجود ہماری اس چھوٹی سی کوشش میں بھی جس کا میں اس وقت ذکر کر رہا ہوں کم و بیش ۲۵ فیصد اضافہ ہوا میں اس وقت

## جماعت احمدیہ کے مالی جہاد کی بات

کر رہا ہوں۔ یعنی جماعتِ احمدیہ کی طرف سے جو مالی قربانیاں، اور ایثار پیش کیا جا رہا ہے۔ اس کے پیشِ نظر وقفِ جدید کی مالی قربانیوں کی بات کر رہا ہوں پچھلے سال کے مقابلہ میں اس سال وقفِ جدید کے خرچ میں ۲۵ فیصد اضافہ ہوا ہے۔ لیکن ہم نے یہاں رُک تو نہیں جانا ۲۵ فیصد اضافہ کی نسبت پچھلے سال کے مقابلہ میں ہے یہ نسبت ہماری اصل ضرورت کا تو شاید ہزارواں حصہ بھی نہیں۔ بلکہ شاید لاکھواں حصہ بھی نہیں ہے۔

پس جہاں ہم خوش ہیں کہ جماعتِ احمدیہ نے اس قسم کے حالات میں بھی اپنے کام کے ایک حصہ کو ۲۵ فیصد آگے بڑھانے کی توفیق پائی وہاں ہم یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ اس سے ہم راضی نہیں۔ ہماری نگاہ مومنانہ راضی نہیں ہماری فراست راضی نہیں کیونکہ اللہ تعالےٰ کی رحمتوں کے سمندر موجزن ہیں ہم اُن میں سے اپنی کوشش اور دعاؤں کے نتیجہ میں حصہ پاتے ہیں۔ مگر اس میں بہت زیادہ حصہ ہمارے لئے قابلِ حصول ہے، جس کے لئے ہمیں اپنی کوششوں کو بڑھانا ہے۔ اس لئے جہاں میں آج وقفِ جدید انجمن احمدیہ کے نئے سال کا اعلان کرتا ہوں وہاں میں جماعت احمدیہ کو اس طرف بھی متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ اپنی تدبیر کو اور تیز کرو اور اپنی دعاؤں کو اور زیادہ بڑھاؤ

## تضرّع اور عاجزی پیدا کرو

اللہ تعالےٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کو پہلے سے زیادہ حاصل کرو تاکہ ہمیں وہ مقصد حاصل ہو جائے جس کے لئے ہمیں پیدا کیا گیا ہے۔ ہماری دائیں طرف سے بھی ہمارے کانوں میں (غیر اللہ کی) آواز پڑتی ہے۔ اور ہماری بائیں طرف سے بھی ہمارے کانوں میں (غیر اللہ کی) آواز پڑتی ہے۔ لیکن ہمیں یہ حکم ہے کہ نہ تم دائیں طرف سے آنے والی آوازوں کی طرف متوجہ ہو کر اپنی کوششوں اور تدبیروں کو ضائع کرو۔ اور نہ بائیں طرف سے آنے والی آوازوں کی طرف متوجہ ہو کر اپنی کوششوں اور تدبیروں کو ضائع کرو۔ بلکہ خدا تعالےٰ نے تمہیں ایک سیدھی راہ بتائی ہے شاہراہ غلبۂ اسلام کی تمہیں معرفت عطا کی ہے۔ اور تمہیں اس پر کھڑا کیا ہے۔ اور تمہیں اپنے فضل سے اس پر چلایا ہے۔ تم سیدھے اس شاہراہ اسلام پر چلتے چلے جاؤ نہ دائیں طرف جھکو اور نہ بائیں طرف بھٹکو بلکہ سیدھے چلتے چلے جاؤ اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو حاصل کرتے چلے جاؤ۔

اس نئے سال میں بھی ہماری یہ انتہائی کوشش ہونی چاہیئے کہ ہم

## شاہراہ غلبۂ اسلام

پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔ حالات خواہ کچھ بھی ہوں وہ ہمارے راستے میں روک نہیں بنتے نہ وہ ہماری رفتار کو سست کرتے ہیں بلکہ جیسا کہ پہلے ہوتا چلا آیا ہے وہ ہماری رفتار کو اور تیز کرتے ہیں۔ خدا کرے کہ یہ آنے والا سال نہ صرف وقفِ جدید کی اس کوشش میں بلکہ جماعتِ احمدیہ کی ہر کوشش میں پہلے سے زیادہ برکت بخشنے اور ہمارا ہر قدم پہلے سے زیادہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو جذب کرنے والا ہو۔ اور پہلے سے زیادہ اسلام کی ترقی کے سامان پیدا کرنے والا ہو۔ آمین

کھانسی پھر شروع ہو گئی ہے۔ دوست دُعا کریں۔ اللہ تعالےٰ بیماری سے محفوظ رکھے۔

# خلاصہ خطبہ جمعہ

## (۱)
## فرمودہ ۱۰ ر جنوری ۱۹۷۵ء

ربوہ ۱۰ ر صلح (بروز جمعۃ المبارک)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجدِ اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے اس امر پر روشنی ڈالی کہ قیامِ جماعت کی پہلی صدی جس کے ختم ہونے میں اب چودہ سال رہ گئے ہیں۔ غلبۂ اسلام کے لئے تیاری کی صدی ہے اور اگلی صدی اسلام کے ساری دُنیا پر چھا جانے کی صدی ہوگی۔ موجودہ صدی کے بقیہ چودہ پندرہ سال میں ہم نے غلبۂ اسلام کی صدی کے استقبال کی تیاری کرنی ہے اور درجہ بدرجہ ایسے کام سرانجام دینے ہیں کہ جو اگلی صدی کے دوران اسلام کے موعودہ غلبہ کے مہتم بالشان ظہور میں ممد و معاون ثابت ہو سکیں۔ یہ کام درجہ بدرجہ جماعت کے سامنے آتے رہیں گے۔

خطبہ جاری رکھتے ہوئے حضور نے واضح فرمایا کہ گزشتہ سال جس کے آغاز میں صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا گیا تھا مالی میدان میں تیاری کا سال تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں احبابِ جماعت نے بہت اعلیٰ نمونہ پیش کیا اور بڑھ چڑھ کر اس فنڈ کے لئے اپنے وعدہ جات لکھوائے دوسرا سال جو امسال مارچ کے بعد شروع ہو گا علمی میدان میں تیاری کا سال ہوگا۔ اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے اِس طرف توجہ پھیری ہے کہ ہمارے جو عقائد ہیں اور جو حقیقی اسلام پر مبنی ہوتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہمیں ملے ہیں اور اس زمانہ میں جن کی معرفت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل حضرت مہدیٔ معہود علیہ السلام کے ذریعہ ہمیں نصیب ہوتی ہے بار بار جماعت کے سامنے آتے رہیں۔

حضور نے فرمایا اس سال کا پروگرام یہ ہے کہ ہر احمدی، وہ بڑا ہو یا چھوٹا مناظرانہ بحثوں میں پڑے بغیر ان عقائد میں پختہ ہو جائے اس کے لئے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ عطا ہونے والی معرفت اور بصیرت کی روشنی میں مختلف عقائد کے بارہ میں متعدد ایسی کتابیں مرتب اور شائع کرنا ہوں گی جو مختصر بھی ہوں اور جامع بھی اور ہر حصۂ عمر کے لوگ ان سے استفادہ کر سکیں ایسی کتب کی تیاری کے سلسلہ میں حضور نے ناظر صاحب اصلاح و ارشاد اور وکیل التبشیر صاحب تحریکِ جدید پر مشتمل ایک کمیٹی کے تقرر کا اعلان فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ یہ کمیٹی فوری طور پر کام شروع کر کے اس امر کا انتظام کرے کہ ہمارے عقائد پر مشتمل کتب اس سال کے دوران مرتب ہو کر شائع ہو جائیں۔ اور پھر انہیں ہر حصۂ عمر کے افرادِ جماعت کے ہاتھوں میں پہنچایا جائے۔ اور بڑے اور چھوٹے سب ان کا بغور مطالعہ کر کے اپنے عقائد کے بارہ میں تفصیلی علم حاصل کریں اور ان میں پختہ ہو جائیں۔ اس ضمن میں حضور نے ایک بنیادی نوعیت کی کتاب خود رقم فرمانے کے ارادہ کا بھی اظہار فرمایا۔ خطبہ کے آخر میں حضور نے فرمایا دوسرا مرحلہ ان کتابوں کے دُنیا کی مختلف زبانوں میں تراجم کرانے کا ہوگا تاکہ تمام دُنیا میں انہیں پھیلایا جا سکے۔

## (۲)
## فرمودہ ۱۷ ر جنوری ۱۹۷۵ء

ربوہ ۱۷ ر صلح (بروز جمعۃ المبارک)۔ آج سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مسجدِ اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی نماز سے قبل حضور نے موجودہ دور میں نئی نسلوں اور جماعت میں نئے داخل ہونے والوں کی خصوصی تربیت کی اہمیت پر بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔

حضور نے واضح فرمایا کہ اس زمانہ میں جماعت احمدیہ ایک نہایت ہی اہم اور نازک تربیتی دور میں داخل ہو چکی ہے۔ اس دور کا اہم ترین تقاضہ یہ ہے کہ ہم نئی نسلوں اور جماعت میں نئے داخل ہونے والوں کی تربیت پر خاص زور دیں اور تربیت کی ذمہ داری کو ایک منصوبہ کے تحت پوری مستعدی سے ادا کریں۔ اس ضمن میں حضور نے اس امر پر زور دیا کہ نئی نسلوں اور جماعت میں نئے داخل ہونے والوں کی تربیت کی اصل ذمہ داری انصار اللہ پر عائد ہوتی ہے۔ یہ فرض انصار اللہ کا ہے جو عمر اور تجربہ میں بڑے ہیں اور اس بناء پر سلجھی ہوئی طبیعت رکھتے ہیں۔

حضور نے اس امر پر خاص زور دیا کہ آئندہ چودہ سال کا زمانہ تربیت کا زمانہ ہے تاکہ ہماری آئندہ نسل غلبۂ اسلام کی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے ہمارے شانہ بشانہ کھڑی ہو سکے۔ حضور نے فرمایا اگر ہم اپنے نفوس کی اصلاح کریں اور اگر ہم ایک تربیت یافتہ اور اصلاح یافتہ ماحول پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اگر ہم اُن صداقتوں اور انوار سے جو اسلام اور قرآنی شریعت نے ہمیں عطا کئے ہیں نہ صرف خود متمتع ہوں اور ان کے مطابق زندگیاں گزاریں بلکہ نئی نسل اور جماعت میں نئے داخل ہونے والوں کو بھی ان سے متمتع کریں اور اُنہیں بھی ان کے مطابق زندگیاں بسر کرنے کے قابل بنا دیں تب ہم جماعتی لحاظ سے اس قابل ہو سکیں گے کہ آئندہ چودہ سال بعد پیش آنے والی ذمہ داریوں کو ادا کر سکیں۔

# منظوری انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران کی یکم مئی ۱۹۷۴ء سے لے کر ۳۰ ر اپریل ۱۹۷۷ء تک تین سال کے لئے منظوری دی جاتی ہے اللہ تعالےٰ ان عہدیداران کو زیادہ سے زیادہ خدمتِ سلسلہ کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ناظر اعلیٰ قادیان

## جماعتِ احمدیہ بڑھانوں

| عہدہ | نام |
|---|---|
| صدر | مکرم حاجی جمال الدین صاحب |
| نائب صدر | 〃 عبدالعزیز صاحب |
| سکریٹری مال | 〃 غلام نبی صاحب |
| 〃 تعلیم و تربیت | 〃 حاجی طالب حسین صاحب قمر |
| 〃 تبلیغ | 〃 خواجہ فضل حسین صاحب |
| 〃 امور عامہ | 〃 محمد عبداللہ صاحب شاکر |
| مؤذن | 〃 محمد شفیع صاحب بھٹی |
| امام الصلوٰۃ | 〃 فضل حسین صاحب |

## جماعتِ احمدیہ اونہ گام
## (بانڈی پورہ)

| عہدہ | نام |
|---|---|
| صدر | مکرم خواجہ غلام محمد صاحب |
| سکریٹری تبلیغ | 〃 ماسٹر خورشید احمد صاحب |
| نائب 〃 〃 | 〃 ممتاز احمد صاحب |
| سکریٹری تعلیم و تربیت | 〃 بشیر الدین صاحب وانی |
| 〃 امور عامہ | 〃 ماسٹر محمد یوسف صاحب |
| 〃 مال | 〃 خواجہ غلام محمد صاحب |
| امام الصلوٰۃ | 〃 〃 〃 〃 |

# اعلاناتِ نکاح

(۱) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۷ ر جنوری ۱۹۷۵ء کو بعد نماز ظہر مسجد اقصیٰ میں عزیزہ سیدہ یاسمین فاطمہ بنت سید عمر صاحب ساکن حیدر آباد آندھرا پردیش کے نکاح کا اعلان ہمراہ مسمیٰ مکرم غلام احمد صاحب ابن مکرم محمد بندہ علی خان صاحب مرحوم ساکن حیدر آباد آندھرا پردیش بعوض مبلغ پانچ ہزار گیارہ روپے مہر فرمایا۔ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ فرمائے۔ اور اپنے فضل سے نوازے۔ آمین۔ محترم سید صاحب نے اس خوشی میں اعانت بدر میں مبلغ ۱۰/- روپے اور درویش فنڈ میں مبلغ ۵/- روپے داخل خزانہ کئے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

ناظر امور عامہ قادیان

(۲) چندہ پور ۱۰ ر جنوری ۱۹۷۵ء ساڑھے پانچ بجے شام مکرم میر احمد اشرف صاحب ولد سید حسین صاحب زوقی مرحوم ساکن حیدر آباد کا نکاح عزیزہ احمدی بیگم بنت مکرم محمد نعمت اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ چندہ پور کے ساتھ بعوض چار ہزار روپے مہر، خاکسار نے پڑھا اسی موقعہ پر تقریبِ رخصتانہ انجام پائی۔ دس دس روپے دُلہا اور پانچ پانچ روپے دُلہن کی جانب سے اعانتِ بدر اور شکرانہ فنڈ کی مدات میں ادا کئے گئے۔ مورخہ ۱۲ ر جنوری کو حیدر آباد میں "آستانہ زوقی" پر دعوتِ ولیمہ ہوئی۔ رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔

خاکسار
عبدالحق فضلی مبلغ سلسلہ احمدیہ حیدر آباد

# درخواستِ دُعا

میرے بڑے بھائی احسان خان بیمار رہتے ہیں۔ اُن کی شفایابی کے لئے احبابِ جماعت کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسارہ زبیدہ بیگم نالہ کوٹ۔

ی قراقرم کا قیامت خیز زلزلہ :-

# ـانے سولہ گھنٹے موت کی وادی میں گزارے

## ـاڑ پتھر برسا رہے تھے اور زمین انسانوں کو نگل رہی تھی"

۲۸ دسمبر ۱۹۷۴ء کی شام کو سوات اور ہزارہ کے اضلاع میں جو قیامت خیز زلزلہ آیا اور اس کے نتیجہ میں جو تباہی پھیلی، اس کے متعلق روزنامہ "مشرق" لاہور کے ہفتہ وار ایڈیشن (سنڈے مشرق) مورخہ ۵ جنوری ۱۹۷۵ء میں فیض باغ لاہور کے دکاندار محمد صادق خان کے تأثرات شائع ہوئے ہیں ـــ جس وقت زلزلہ آیا وہ گلگت جاتے ہوئے وادیٔ قراقرم میں سے گزر رہے تھے۔ زلزلہ کے نتیجہ میں ہونے والی تباہی کا منظر انہوں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ ان کے تأثرات ذیل میں من وعن شائع کئے جا رہے ہیں :ـــ ( ادارہ )

ـیں ۱۶ گھنٹے موت کی وادی میں گزار کر زندہ ـالم واپس آگیا ہوں۔ لیکن یوں لگتا ہے کہ میں ـ زندگی کی تمام توانائیاں، تابانیاں اور خوشیاں قراقرم کے ٹوٹے بکھرے پہاڑوں، چٹختی ہوئی چٹانوں ـگ اگلتے پتھروں کے درمیان چھوڑ آیا ہوں۔ میری ـوں کے سامنے آج بھی ہیبت ناک اور دردانگیز ـر گھوم رہے ہیں۔ جب زمین کا سینہ شق ہو رہا تھا ـ آسمان سے پتھروں کی بارش ہو رہی تھی۔

ـیں نے موت کو اپنی آنکھوں سے انسانوں کا ـار کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ میری نظروں کے سامنے ـتے بستے گھروندے پیوست زمین ہوئے ہیں۔ میں ـطرت کی ستم سامانیاں اور انسان کی بے بسی ـقت انگیز نظارہ کیا ہے۔ میں نے بلند وبالا پہاڑوں ـرنگوں ہوتے اور برف پوش چوٹیوں کو تھرتھراتے ـر کانپتے ہوئے دیکھا ہے اور میں نے یہ بھی دیکھا ہے ـائیں بچوں کو پکار رہی ہیں، بہنیں بھائیوں کو صدائیں ـ رہی ہیں۔ تکبیر اور چیخوں کی آوازیں گڈمڈ ہو رہی تھیں ـر انسان کو انسان کی پہچان بھول گئی تھی۔"

یہ تأثرات فیض باغ لاہور کے نوجوان دکاندار ـمد صادق خان کے ہیں جو ۲۸ دسمبر کی شام کو بشام ـے چند میل دور شاہ قراقرم پر زلزلے کے درمیان ـر گیا تھا۔ محمد صادق خان چند روز قبل زخمی حالت ـیں لاہور پہنچا ہے اور زلزلے کی تباہ کاریوں اور شمالی علاقوں میں برپا ہونے والی قیامت صغریٰ کا عینی شاہد ہے محمد صادق خان معجزانہ طور پر بچ گیا ہے جب کہ اس کے کئی ہم سفر ساتھی موقعہ پر ہی ہلاک ہوگئے تھے۔ محمد صادق خان نے ان ۱۶ گھنٹوں کی روئیداد ان الفاظ میں بیان کی ہے:

" میں ۲۷ دسمبر کو گلگت جانے کے لئے لاہور سے روانہ ہوا اور ۲۸ دسمبر کو قریباً ساڑھے چار بجے ضلع سوات کے ایک قصبے بشام پہنچ گیا۔ یہاں کچھ دیر سستانے کے بعد اپنی منزل کی طرف چل پڑا ہم چار افراد ایک جیپ میں سوار تھے۔ ڈرائیور کنڈیکٹر اور تیسرا مسافر حقیقی بھائی تھے۔ بشام سے چار میل آگے گئے ہوں گے کہ سڑک کے کنارے ایک پہاڑی سے چند پتھر لڑھکے اور سڑک پر آگرے پتھر گرنے سے مجھے ایک انجانے خطرے کا احساس ہوا لیکن میرے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ اس علاقے میں چند لمحوں بعد قیامت ٹوٹنے والی ہے اور تاریخ کا ایک ہولناک زلزلہ ان سرسبز وشاداب اور نظر فریب مناظر کو تاراج کر دے گا۔ میں نے گھڑی دیکھی تو شام کے پونے پانچ بج رہے تھے۔ ہماری جیپ، ایک عمودی پہاڑ کے نیچے سے گزر کر قریباً سو گز آگے گئی ہوگی کہ پورا پہاڑ دھڑام سے نیچے آگرا۔ موت ہمیں چھوڑ کر گزر گئی تھی۔ میرا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔

موت سے اچانک بچ جانے کے احساس سے میرے سینے میں ایک سرد لہر سی اتر گئی اور میں جیپ سے نیچے چھلانگ لگا کر سڑک کے کنارے ایسے بیٹھ گیا جیسے میرے جسم کا تمام خون نچڑ گیا ہو۔ پہاڑ گرا تو مجھے پتہ چلا کہ ہم زلزلے کی لپیٹ میں آگئے ہیں اور اس کے بعد تو پورا علاقہ خوفناک گڑگڑاہٹ اور دل دہلا دینے والے دھماکوں سے گونج اٹھا۔ زمین ایسے کانپ رہی تھی جیسے جھولے پر کھڑی ہو چاروں طرف گھپ اندھیرا پھیلا ہوا تھا آسمان سے پتھروں کی بارش ہو رہی تھی۔ اور بڑی بڑی چٹانیں چیخ چیخ کر ٹوٹ رہی تھیں۔ بھاری پتھر آپس میں ٹکراتے تو ان میں سے شعلے پیدا ہوتے۔ پہاڑ کا وزنی تودہ زمین پر گرتا تو محسوس ہوتا ایک ساتھ کئی توپیں داغی جا رہی ہوں۔

ہماری جیپ سے تھوڑی دور آگے ایک فوجی گاڑی سے تھوڑے فاصلے پر مال بردار ٹرکوں اور مسافر فوجیوں کی ایک قطار تھی۔ میں نے اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ کر دیکھا لیکن مجھے سڑک پر پتھروں اور ٹوٹی ہوئی چٹانوں کے انبار کے سوا کچھ نظر نہ آیا اسی اثناء میں مجھے اپنی جیپ کے اندر سے کسی کے کراہنے کی آواز آئی۔ میں نے گھوم کر دیکھا۔ جیپ ڈرائیور اور اس کا بھائی خوف سے سہمے کھڑے تھے اور نوعمر کنڈیکٹر بے ہوش پڑا تھا۔ میں نے دونوں بھائیوں کی مدد سے بے ہوش کنڈیکٹر کو اندر سے نکالا اور اسے سڑک کے کنارے ایک ایسی جگہ پر لٹا دیا جہاں پتھر گرنے کا خطرہ نہیں تھا ابھی میں اس طرف سے فارغ ہی ہوا تھا کہ لکڑیوں کے بھاری گٹھے اٹھائے ہوئے دو مقامی باشندے ہماری طرف آئے اور مجھے پشتو میں کہنے لگے کہ فوجی گاڑی پر ایک چٹان گری ہے اور گاڑی میں سوار فوجی زخموں سے کراہ رہے ہیں۔ مقامی باشندوں نے خدشہ ظاہر کیا کہ ان کے خیال میں کئی مسافر مر گئے ہیں۔ میں نے مقامی باشندوں سے زخمی فوجیوں کو ملبے سے باہر نکالنے کے لئے مدد مانگی مگر وہ موت سے اتنا خوفزدہ ہو چکے تھے کہ چیختے ہوئے ایک طرف بھاگ گئے۔ میں نے اپنی جیپ کے مسافروں سے کہا کہ وہ میرے ساتھ چلیں لیکن ان پر بھی سکتہ طاری تھا اور وہ بت بنے مجھے پھٹی پھٹی نظروں سے گھورتے رہے۔ ان کی حالت کا اندازہ کر کے میں زخمی فوجیوں کو بچانے کے لئے اکیلا ہی چل پڑا۔ میں نے دیکھا گاڑی کا اگلا حصہ بھاری پتھر گرنے سے بری طرح لچک گیا ہے اور فرنٹ سیٹ پر نیم لیٹے ہوئے دو جوان خون میں نہا چکے ہیں ان میں سے ایک کا بازو ٹوٹ گیا تھا اور دوسرے کی دائیں پسلی کی ہڈیاں گوشت میں دھنس گئی تھیں میں انہیں سہارا دے کر باہر نکال رہا تھا کہ چٹان کے نیچے سے کسی کے کراہنے اور چیخنے کی آواز سنائی دی۔ ایک زخمی فوجی نے کہا "ہمارا ایک ساتھی چٹان کے نیچے دبا پڑا ہے خدا کے لئے اسے باہر نکالو"۔ میں نے بڑی مشکل سے ایک بھاری پتھر سرکایا۔ پتھر کے نیچے ایک جوان اوندھے منہ پڑا کلمہ پڑھ رہا تھا۔ میں نے اسے اوپر کھینچا تو اس کی دائیں ٹانگ پتھروں ہی میں پھنس رہ گئی ایک نوکیلے پتھر نے اس کی دائیں ٹانگ کو کاٹ کر رکھ دیا تھا۔ میں نے زخمی جوان کو بازوؤں پر اٹھایا اور بڑی مشکل سے اپنی جیپ تک پہنچایا۔ ان زخمی فوجیوں کی زبانی پتہ چلا کہ ان سے آگے والا ٹرک ایک پہاڑی کے نیچے دب گیا ہے اور یقیناً ٹرک کا کوئی مسافر زندہ نہیں بچا ہوگا۔ اب زخمی جوان کو بشام پہنچانے کا مسئلہ تھا۔ میں نے جیپ والوں سے کہا کہ وہ خدا کا نام لیں اور انہیں بشام پہنچا دیں۔ مگر وہ تینوں بھائی اس جگہ سے ہٹنے کے لئے تیار نہیں تھے۔ ان کے بڑے بھائی نے بڑی بے بسی سے کہا ہم تین بھائی موت کے درمیان کھڑے ہوئے ہیں۔ ہماری جوان بہنیں ہیں ہم نہیں چاہتے کہ تمام بھائی مر جائیں آپ ایک بھائی کو اپنے ساتھ لے جائیں اس کی زندگی ہوگی تو بچ جائے گا۔" لیکن ابھی اس نے اپنا فقرہ مکمل بھی نہیں کیا تھا کہ اوپر سے ایک چٹان لڑھکتی ہوئی آئی اور ہم سے تھوڑی دور سڑک پر آن گری۔ میں نے ان لوگوں سے کہا کہ موت یہاں بھی آسکتی ہے۔ اگر ہماری زندگی کے دن پورے نہیں ہوئے تو زندہ سلامت یہاں سے چلے جائیں گے اور اگر قسمت میں مرنا لکھا ہے تو ہمیں کوئی نہیں بچا سکے گا۔ میری بات ان کی سمجھ میں آگئی اور وہ بشام جانے کے لئے راضی ہوگئے۔ خدا کی قدرت دیکھئے جونہی ہماری جیپ وہاں سے ہٹی، پورا پہاڑ اس جگہ آگرا۔ زندگی نے ایک بار پھر موت سے پہلو بچا لیا تھا۔" میں جیپ سے آگے آگے پیدل چلنے لگا۔ زلزلے کے جھٹکے اسی شدت سے جاری تھے۔ ہلکی ہلکی برف باری ہو رہی تھی۔ چٹانوں کے چٹخنے اور ٹوٹنے کی خوفناک آوازوں کے سوا کچھ سنائی نہیں دیتا تھا۔ گھڑگھڑاہٹ تھی۔ تھرتھراہٹ تھی اور یوں محسوس ہو رہا تھا کہ زمین قدموں کے نیچے سے کھسک رہی ہے۔ بمشکل تمام بشام پہنچے تو وہاں کا منظر دیکھ کر آنکھوں میں آنسو آگئے۔ سینکڑوں سہمی ہوئی عورتیں، بچے اور بوڑھے اپنے گھروں سے نکل کر کھلی جگہوں پر بیٹھے بلند آواز سے کلمہ پڑھ رہے تھے اور ان کے ہاتھ دعا کے لئے اٹھے ہوئے تھے۔

میں شام پانچ بجے اس علاقہ میں داخل ہوا اور دوسری صبح دس بجے لاشوں کے اس خطے سے باہر نکلنے میں کامیاب ہو سکا۔ ان خون آشام گھڑیوں اور منحوس لمحات کے دوران اتنے دردناک اور اندوہناک واقعات دیکھنے میں آئے کہ الفاظ میں بیان نہیں کئے جا سکتے۔ بشام سے پانچ میل دور پہاڑی کے دامن میں ایک گھر کے اندر ۱۷ لاشیں پڑی تھیں۔

میں نے کوہِ قراقرم سے گھرے ہوئے اس علاقے میں پہاڑ پھٹنے اور زمین کا سینہ شق ہونے کے جو مناظر دیکھے ہیں ان کی ہولناکی اور خوف سے آج بھی لرزہ براندام ہوں۔ میرے کانوں میں مرنے والوں کی چیخیں اور زخمیوں کی آہ وبکا ابھی تک سنائی دے رہی ہے اور میں محسوس کر رہا ہوں کہ زمین ہل رہی ہے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو رہے ہیں۔"

(سنڈے مشرق" لاہور ۵ جنوری ۱۹۷۵ء)

( ماخوذ از الفضل" ۱۶ صلح ۱۳۵۴ ہش)

## تصحیح بابت ممبران وقفِ جدید

اخبار بدر مجریہ ۲۳ جنوری ۱۹۷۵ء میں منظوری مجلس وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان سہواً برائے سال ۷۶-۱۹۷۵ء درج ہوئی ہے۔ دراصل بابت سال ۷۵-۱۹۷۴ء ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

**درخواست دعا** | مکرم شیخ عبدالسلام ابن مکرم شیخ عبدالعزیز صاحب آف بھدرک (اڑیسہ) نے امسال میٹرک کا امتحان دینا ہے۔ احباب ان کی کا نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار۔ عبدالحفیظ ناصر ابن عبدالعظیم صاحب درویش۔

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۷۴ء

قسط نمبر ۲

# رابطہ عالمِ اسلامی کانفرنس کی قراردادیں

## اور

## ان کا واقعاتی جائزہ

از مکرم مولوی حمید الحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حیدرآباد

اب تو سُنّیوں کے بڑے بڑے نامور علماء بھی یکے بعد دیگرے وفاتِ مسیح کا اقرار کر رہے ہیں۔ بلکہ خود رابطہ عالمِ اسلامی نے تو اپنے انگریزی ترجمۃ القرآن میں اس حقیقت سے پردہ اُٹھاتے ہوئے وفاتِ مسیح کا اقرار کرلیا تھا۔ لیکن جب دیکھا کہ لوگ احمدیت کو قبول کرلیں گے تو اس پر پابندی لگادی۔ اگر اب تک رابطہ عالمِ اسلامی اپنے اس ترجمہ پر قائم رہتی تو بہت کچھ فیصلہ ہوچکا ہوتا۔

رابطہ عالمِ اسلامی کے سر پر رعونت اور اکثریت کے بل بوتے پر کسی نخوتِ قارونی کا ایسا بھوت سوار ہے کہ وہ اتنا بھی نہیں سوچتی کہ "حیاتِ مسیح" کے عقیدہ سے اللہ تعالیٰ اور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین لازم آتی ہے

سے
نہ خدا سے ہے محبت نہ محمدؐ سے پیار
تم کو وہ دیں سے عداوت ہے کہ جاتی ہی نہیں

جماعت احمدیہ کی حقیقتوں سے پردہ اُٹھانے کا ایک پہلو یہ ہے کہ الٰہی نوشتوں کے مطابق اس چودھویں صدی میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مسیح و مہدی ہونے کا دعویٰ حلفیہ بیانات اور تحدّی کے ساتھ پیش کیا ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں :—

" مجھے اس خدائے کریم و عزیز کی قسم ہے جو جھوٹ کا دُشمن اور مفتری کا نیست و نابود کرنے والا ہے کہ میں اسی کی طرف سے ہوں اور اس کے بھیجنے سے عین وقت پر آیا ہوں۔ اور اس کے حکم سے کھڑا ہوا ہوں۔ اور وہ میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے اور وہ مجھے ضائع نہیں کرے گا اور نہ میری جماعت کو تباہی میں ڈالے گا۔ جب تک وہ اپنے تمام کام کو پورا نہ کرے جس کا اس نے ارادہ فرمایا ہے۔ یہ سلسلہ آسمان سے قائم ہوا ہے۔ تم خدا سے مت لڑو۔ تم اس کو نابود نہیں کرسکتے اس کا ہمیشہ بول بالا ہے۔ اپنے نفسوں پر ظلم مت کرو۔ اور اس سلسلہ کو بے قدری سے نہ دیکھو جو خدا کی طرف سے تمہاری اصلاح کے لئے پیدا ہوا ہے۔ اور یقیناً سمجھو کہ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو یہ سلسلہ کب کا تباہ ہوجاتا کہ اب اس کی ہڈیوں کا بھی پتہ نہ ملتا۔ سو اپنی مخالفت کے کاروبار میں نظر ثانی کرو۔ کم سے کم یہ تو سوچو کہ شاید غلطی ہوگئی ہو۔ اور شاید تمہاری یہ لڑائی خدا سے ہو۔"

قرآن کریم، احادیثِ نبوی، صلحاءِ اُمّت اور رؤیا و کشوف میں مسیح و مہدی کے زمانہ کا تعین چودھویں صدی پر ختم ہوجاتا ہے۔ مسیح و مہدی کے ظہور کی جملہ پیشگوئیوں میں سے کوئی ایک بھی صلحائے اُمّت میں سے ایسے بزرگ نہیں ہیں جنہوں نے مہدی کا ظہور پندرھویں یا اس کے بعد کسی صدی میں بتایا ہو۔ اور واقعہ یہ ہے کہ عظیم الشّان دلائل اور آسمانی نشانوں کے ساتھ مسیح و مہدی کا دعویدار چودھویں صدی میں موجود ہے۔ لیکن رابطہ کے نزدیک یہ نعوذ باللہ جھوٹا ہے۔ ایک دہریہ سوال کرسکتا ہے کہ تمہارے قرآن و حدیث اور صلحاء کی وہ پیشگوئیاں کیا ہوئیں؟ اور یہ کیا اُلٹی گنگا بہنے لگی کہ جو آنا تھا سچّا اور آگیا نعوذ باللہ جھوٹا! جس کے زبردست دلائل سے لاجواب ہوکر تم نے منظم طور پر جبر و تشدّد کا راستہ اپنالیا ہے۔ گویا رابطہ عالمِ اسلامی اپنی اس قرارداد کے آئینہ میں عیسائیوں اور دہریوں کے سامنے لاجواب ہوجاتی ہے۔

سے
پیٹنا ہوگا دو ہاتھوں سے کہ ہے ہے مرگئے
جب تمہارے جہل کے یہ گند ہوں گے آشکار

### قراردادِ ثانی

دوسری قرارداد اس طرح بیان کی گئی ہے

" کانفرنس اعلان کرتی ہے کہ یہ طبقہ کافر ہے اور اسلام سے بالکل خارج ہے۔"

اس قرارداد پر غور کرنے سے صداقتِ احمدیت کے تین عظیم الشّان پہلو سامنے آتے ہیں۔

اوّل — رابطہ نے اس قرارداد کے ذریعہ باقی فرقوں سے جماعت احمدیہ کو الگ کرکے اور حکومتِ پاکستان نے اسے عملی جامہ پہناکر اپنے ہاتھ سے صداقتِ احمدیت پر مُہر لگادی ہے۔ کیونکہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آخری زمانہ کے لئے یہ عظیم الشّان پیشگوئی بیان فرمائی تھی کہ میری اُمّت تہتّر فرقوں میں بٹ جائے گی جو سب کے سب جہنم میں جانے والے ہوں گے۔ مگر ایک اُن میں سے ناجی ہوگا۔

" کلّھم فی النّار الّا واحدۃ "

اب یہ بات ظاہر ہے کہ اس ناجی فرقہ جماعت احمدیہ کو رابطہ عالمِ اسلامی کی اس قرارداد پر عمل کرتے ہوئے حکومت پاکستان نے الگ کردیا ہے۔ یہ دیکھ کر پاکستان میں متعدد غیر احمدیوں نے احمدیت کو قبول کرلیا ہے۔ کیونکہ اب ناجی فرقہ کو تلاش کرنے میں کوئی دقّت باقی نہیں رہی۔

سے
ہر مصیبت میں دیا ساتھ تمہارا لیکن
تم کو کچھ ایسی شکایت ہے کہ جاتی ہی نہیں

دوسرا پہلو یہ ہے کہ ان تہتّر فرقوں نے پہلے سے ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگا رکھے ہیں اس لئے حدیثِ نبوی کی رُو سے مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہوجاتا ہے۔ پس یہ سب فرقے اپنے ہی فتاویٰ سے کافر بن چکے ہیں۔ اور یہ امر بھی جماعتِ احمدیہ کے فرقہ ناجی ہونے کی منفی پہلو کی دلیل ہے مثلاً ان دیوبندیوں، ندویوں اور مودودیوں کو کافر قرار دیتے ہوئے بریلویوں کے تین صد علماء کرام اس طرح فتویٰ صادر فرماتے ہیں :—

" ان عقائد کی وجہ سے علماء دیوبند مرتد و کافر ہیں۔ اور ایسے اشد کافر ہیں کہ جو ان مرتدوں اور کافروں کے کفر و ارتداد میں شک کرے وہ بھی کافر ہوگا۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ ان سے بالکل مجتنب رہیں۔ اُن کے پیچھے نماز پڑھنا تو کُجا ان کو اپنے پیچھے بھی نماز نہ پڑھنے دیں۔ اور نہ اپنی مسجدوں میں گھسنے دیں۔ اور نہ ان کا ذبیحہ کھائیں۔ نہ اُن کی شادی غمی میں شریک ہوں۔ نہ بیمار ہوں تو ان کی عیادت کو نہ جائیں۔ مریں تو گاڑنے توپنے میں شرکت نہ کریں۔ مسلمانوں کے قبرستانوں میں جگہ نہ دیں۔"

( تین صد سُنّی علماء کا متفقہ فتویٰ )

اس فتویٰ کے جواب میں شورش کاشمیری اپنے رسالہ " کافرساز مُلّا " کے سرِ ورق تحریر کرتے ہیں :—

" جو شخص اکابر دیوبند کے خلاف کفر کا فتویٰ صادر کرتا ہے وہ نہ صرف یہ کہ شقی القلب ہے، بدبخت ہے، بدزبان ہے، ذلیل سے فروتر ہے بلکہ ہم یہاں تک کہنے کو تیار ہیں کہ دھوپ چھاؤں کی اولاد ہے۔"

شورش کاشمیری کو سید محمد ایوب تنہا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں

احمد رضا کی شان سے تو آشنا کہاں
جا سونگھ ہندوؤں کی لنگوٹی سڑی ہوئی
سکّے تیرا رسول ہے سکّے تیرا خدا
جس نے ذرا دکھا دیئے وہ تیری پارٹی
کرکے غلط بیانیاں جھوٹے جہان کے
ہوتا ہے اب ذلیل تو گھر گھر گلی گلی
تو نے تو دم بھرا ہے سدا کفر کا خبیث
مسلم کے ساتھ کب سے ہوا تو کھڑی

( رسالہ شورش، بھاڑے کا ٹٹو )

یہ ہے ان پاکستانی علماء اور صحافیوں کی تہذیب جس نے رابطہ عالمِ اسلامی کی قراردادوں پر عمل کرتے ہوئے جماعت احمدیہ جیسی مہذب، پُرامن، پابندِ قانون، باصلاحیت اور انسانی ہمدردی رکھنے والی جماعت پر غیر اسلامی اور غیر انسانی مظالم ڈھائے ہیں۔

بہرحال ان بدترین فتاوے کی موجودگی میں جو ان کے نجیبُ الطرفین علماء نے ایک دوسرے پر لگا رکھے ہیں پھر بھی یہ لوگ مسلمان ہی کہلاتے ہیں تو رابطہ عالمِ اسلامی یا مسٹر بھٹو جیسے "متدیّن" وزیراعظم کے کسی فتوے کا اثر جماعت احمدیہ پر بھی نہیں پڑسکتا۔

سے
مجھ کو کافر کہہ کے اپنے کفر پر کرتے ہیں مہر
یہ تو ہے تصویر ان کی ہم تو ہیں آئینہ دار

اس سلسلہ میں تیسرا پُرعظمت پہلو یہ ہے کہ اُمّت محمّدیہ کے علماء کرام بتاتے چلے آئے ہیں کہ امام مہدی کے سب سے بڑے دُشمن اُس زمانہ کے علماء اور فقہاء ہی ہوں گے۔ چنانچہ حضرت محی الدین ابن عربی

رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :۔

" واذا خرج ھذا الامام المھدی فلیس لہ عدو مبین الا الفقھآء خاصۃ فانہ لا یبقی لھم ریاسۃ ولا تمییز عن العامۃ "

( فتوحات مکیہ صفحہ ۳۳۷ )

کہ جب... امام مہدی آئیں گے تو ان کے سب سے زیادہ دشمن اس زمانہ کے علماء اور فقہاء ہوں گے ۔ کیونکہ اگر مہدی کو مان لیں گے تو ان کی عوام پر حکومت جاتی رہے گی اور اُن کا امتیاز باقی نہیں رہے گا ۔

اقتراب الساعۃ میں لکھا ہے :۔

" یہی حال مہدی علیہ السلام کا ہوگا ۔ اگر وہ آگئے تو سارے مقلد بھائی اُن کے جانی دشمن بن جائیں گے ۔ اور اُن کے قتل کی فکر میں ہوں گے ۔ کہیں گے یہ شخص تو ہمارے دین کو بگاڑتا ہے ۔ " ( صفحہ ۲۲۴ )

اہل تشیع کی مشہور تصنیف میں لکھا ہے کہ :۔

" علماء اس کے یعنی مہدی کے قتل کے فتوے دیں گے اور بعض اہل دُوَل اس کے قتل کے لئے فوجیں بھیجیں گے اور یہ تمام نام کے ہی مسلمان ہوں گے ۔ "

( الصراط السوی صفحہ ۵۰۲ )

گویا رابطہ نے یہ قرارداد پاس کر کے اپنے ہاتھوں سے متفقہ طور پر صلحائے امت کی ان پیشگوئیوں کو پورا کر دیا ہے اور اس سلسلہ میں جو کچھ پاکستان میں ہوا اور جماعت احمدیہ نے ہنستے کھیلتے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو مالی اور جانی قربانیاں پیش کیں وہ ہمارے لئے غیر متوقع نہیں تھیں ۔ البتہ اس کے مقابل پر جن بدقسمت لوگوں کے ہاتھوں سے یہ پیشگوئیاں پوری ہو رہی ہیں ان کی حالت واقعی بڑی قابل رحم ہے ۔ ؎

یاد وہ دن جب تھے کہتے مہدیٔ موعود حق
چودھویں ہوگا صدی میں وہ جہاں کا شہریار
لیک جب آئے وہ دن اور چودھویں آئی صدی
سب سے اوّل ہوگئے منکر یہی دیں کے منار

## قرارداد ثالث

رابطہ عالم اسلامی کی تیسری قرارداد اس طرح ہے کہ :۔

" قادیانیوں اور احمدیوں کے ساتھ کوئی معاملہ نہ کیا جائے ۔ ان کا سماجی اور تہذیبی بائیکاٹ کیا جائے ان سے شادی بیاہ کا رشتہ قائم نہ کیا جائے ۔ مسلمانوں کے قبرستانوں میں ان کو دفن نہ کیا جائے ۔ ان سے وہ معاملہ کیا جائے جو کفار سے کیا جاتا ہے ۔ "

اس قرارداد پر غور کرنے سے احمدیت کی صداقت ایک بیّنہ حقیقت ہو کر سامنے آجاتی ہے ۔ کیونکہ سوشل بائیکاٹ کی یہی وہ دفعات ہیں جو آج سے چودہ سو سال قبل قریش مکہ نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ پر ایمان لانے والی اقلیت کے خلاف نافذ کی تھیں ۔ فرق صرف یہ ہے کہ یہاں رابطہ عالم اسلامی کے حاجی ہیں اور وہاں قریش مکہ کے حاجی ابوجہل حاجی عتبہ شیبہ اور ولید وغیرہ تھے ۔ وہ قرارداد یہ تھی کہ :۔

" رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام افراد بنو ہاشم اور بنو مطلب کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات قطع کرائے جائیں ۔ اگر بنو ہاشم اور بنو مطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت سے دست بردار نہ ہوں تو ان کو ایک جگہ محصور کر کے تباہ کر دیا جائے کوئی شخص، خاندان بنو ہاشم اور بنو مطلب سے رشتہ نہیں کرے گا اور نہ اُن کے پاس کوئی چیز فروخت کرے گا ۔ نہ اُن سے کچھ خریدے گا اور نہ اُن کے پاس کوئی کھانے پینے کی چیز جانے دے گا ۔ اور نہ اُن سے کسی قسم کے تعلقات رکھے گا ۔ "

( ابن سعد ، ابن ہشام ، طبری )

ایک طرف رابطہ عالم اسلامی کی اس تیسری قرارداد کو رکھئے اور دوسری طرف حاجی ابوجہل اور ان کے ساتھیوں کی اس قرارداد کو ملاحظہ فرمائیے ۔ اور تعجب کی بات تو یہ ہے کہ دونوں ہی قراردادیں مکہ مکرمہ کی مقدس ترین بستی میں بیٹھ کر مرتب کی گئیں ۔ جن میں سے ایک سیّد و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ پر ایمان لانے والی اقلیت کے خلاف تھی ۔ اور دوسری حضور صلعم کے پُرعظمت روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ پر ایمان لانے والی اقلیت کے خلاف ہے ۔ اور تیسری جانب پاکستان میں رونما ہونے والے مخالفِ احمدیت فسادات کو مکہ کے ان مظالم سے ملا کر دیکھئے جو مسلمانوں کا سوشل بائیکاٹ کرنے کے دوران ڈھائے گئے جسے دیکھ کر روحِ انسانی کانپ اٹھی ۔ یہ تمام مظالم تشدد اور سفاکیت میں ایک اور ایک دو کی طرح مطابقت رکھتے ہیں ۔ لکھنؤ کے ایک شیعہ اخبار نے اختلافِ عقائد کے باوجود اس حقیقت کا اعتراف ان الفاظ میں کیا ہے کہ :۔

" احمدیہ اقلیت کے خلاف بائیکاٹ کی تحریک بھی شدت کے ساتھ چل رہی ہے ۔ اور یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ احمدیوں کے ہاتھ نہ کوئی چیز فروخت کی جائے ۔ اور نہ اُن سے خریدی جائے ۔ تاکہ وہ نانِ شبینہ کو محتاج ہو جائیں ............

لیکن پاکستان کے شیعہ علماء نے یہ فتویٰ صادر کر کے بائیکاٹ میں حصہ لینے سے انکار کر دیا ہے کہ یہ بائیکاٹ تعلیم اہل بیت کے منافی ہے ۔ بلکہ بائیکاٹ کا طریقہ تو کفّار کا ہے ........

کفارِ قریش نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے خاندان والوں کا مکمل بائیکاٹ کیا تھا ۔ جب کہ وہ جناب ابوطالب کی سرکردگی میں شعب ابی طالب میں ساڑھے تین برس تک محصور رہے تھے ........ واقعہ کربلا کے سلسلہ میں یہ نظر آتا ہے کہ حضرت امام حسین نے اس پیاسے لشکر کو بلا تکلف پانی پلا دیا جو حرؓ کی زیر قیادت آپ کے قتل کا درپے ہو کر آیا تھا ۔ اور یہ خیال نہ کیا کہ جب ایک ہزار راکب اور مرکب کو پانی پلا دیا جائے گا تو خود ہمارے لئے پانی کی سخت قلت ہو جائے گی اگر حسین علیہ السلام نے مقاطعہ کے جذبے سے کام لیا ہوتا تو تو آپ حرؓ کے لشکر کو ہرگز پانی نہ پلاتے ۔ برخلاف اس کے فوجِ اعداء نے حضرت امام حسین علیہ السلام اور ان کے اہل بیت و اصحاب سے بائیکاٹ کرتے ہوئے ساتویں محرم ہی سے پانی بند کر دیا ۔

یقیناً محمدؐ و آلِ محمدؐ کی تعلیم پر عمل کرنے والے اس تحریکِ مقاطعہ کے نہ مؤید ہو سکتے ہیں ۔ نہ معاون ، جو پاکستان کے سُنّی حضرات احمدیوں کے خلاف چلا رہے ہیں ۔ "

( ہفت روزہ "سرفراز" لکھنؤ ۹ اگست ۷۴ء )

؎ وہ تم کو حسین بناتے ہیں اور آپ یزیدی بنتے ہیں
یہ کیا ہی سستا سودا ہے دشمن کو تیر چلانے دو

رابطہ عالم اسلامی کی اس قرارداد پر عمل کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے خلاف جس تشدد و بربریت اور غیر انسانی حرکات کا مظاہرہ پاکستان میں کیا گیا اسے دیکھ کر روئے زمین پر پھیلی ہوئی انسانیت کی روح بلبلا اٹھی ۔ اختلاف عقیدہ کے باوجود مذہب کے نام پر اس ظلم و تشدد کی مذمت آریہ سماجیوں نے بھی کی ہے اور جن سنگھیوں نے بھی کی ہے ۔ عیسائیوں نے بھی کی اور سکھوں نے بھی کی ۔ اور بعض غیر احمدی انصاف پسند مسلمانوں نے بھی کی ہے ۔ جن میں جناب سید میر قاسم وزیر اعلیٰ جموں و کشمیر اور ہند عرب یکجہتی کونسل کے سکریٹری جناب انصار ہروانی اور سُنّیوں کے مایۂ ناز صحافی مولانا محمد عثمان فارقلیط پیش پیش ہیں ۔ جنہوں نے حکومتِ پاکستان کے رسوائے زمانہ فیصلہ کی بھی مذمت کی ہے ۔ اور جماعت احمدیہ پر کئے جانے والے مظالم کی بھی مذمت کی ہے ۔ لیکن اس کے برعکس سُنّیوں کے بعض نامور اور کہنہ مشق چوٹی کے قلمکار اور علمائے ان مظالم کے خلاف آواز اٹھانے والوں کی مخالفت میں مضامین لکھے ۔ جن میں مولانا منظور احمد نعمانی ، جناب ابوالحسن ندوی اور جماعت اسلامی کے علماء پیش پیش ہیں ۔

حالانکہ ظالم کی مذمت اور مظلوم کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرنا یا مصیبت زدہ قوم کے تعاون کے لئے اٹھ کھڑا ہونا تو انسانی فطرت کا پُرعظمت خاصہ ہے جو ایسے مواقع پر ابھر کر سامنے آتا ہے ۔ بلکہ یہ جذبہ تو بعض ناسمجھ حیوانوں میں بھی پایا جاتا ہے ۔ ایسے مواقع پر یہ نہیں دیکھا جاتا کہ مظلوم یا مصیبت زدہ ہندو ہے ، مسلمان ہے ، عیسائی ہے یا سکھ ہے اور جو لوگ ایسے مواقع پر بھی مذہبی اختلافات کو آڑ بنا کر ظالم کی تائید کرنا شروع کر دیتے ہیں وہ درحقیقت انسان کہلانے کے مستحق ہی نہیں ہوتے ۔

اٹلی کی حکومت نے اس معاملہ میں پاکستان سے سخت احتجاج کیا ہے حالانکہ وہ لوگ کٹر عیسائی ہیں ۔ اسی طرح ہمارے ملک میں ہندو ، سکھ اور عیسائی دوستوں نے اپنے اخبارات کے ذریعہ ان مظالم کی شدید مذمت کی ہے ہم ان سب کے شکر گزار ہیں ۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ان حضرات نے ایک فطری حقیقت کا باموقعہ اظہار فرمایا ہے ۔ لیکن اس کے مقابل پر جن سُنّی علماء نے ان ہمدردی کا اظہار کرنے والے دوستوں کے خلاف مضامین لکھے ہیں ۔ اور اس سلسلہ میں حکومت پاکستان کے فیصلہ کی تائید کی ہے اور رابطہ عالم اسلامی کی ان قراردادوں کو اچھالا ہے (جن کا پوسٹ مارٹم کیا جا رہا ہے)

( باقی آئندہ )

# احمدیت کی مخالفت اور مخالفین کا انجام

## حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی تحریرات میں خدائی وعدوں کا ایمان افروز تذکرہ

از محترمہ رحمت النساء صاحبہ تالبرکوٹ (اڑیسہ)

بامرادی اور نامرادی کے درمیان ایسا بین فرق ہے کہ جس کا اندازہ ہر معمولی عقل و فراست والا انسان سمجھ سکتا ہے۔ کسی بھی فعل کی ابتدا کے وقت اس کا فاعل اپنے بامراد ہونے کا تصور اور یقین کر لیتا ہے جب اسے یقین ہوتا ہے کہ بامرادی کا امکان نہیں تو سوائے احمق یا مسرف کوئی بھی ایسے فعل کا مرتکب نہیں ہوتا بعض وقت اپنی نادانی سے بھی کوئی مرتکب ہو سکتا ہے۔ لیکن بعض اوقات اس فعل سے متعلقہ اشخاص میں سے بھی کسی کو علم ہوتا ہے اور وہ بتلا بھی دیتا ہے۔ لیکن خوش قسمت وہ ہوتا ہے جو سمجھ لیتا ہے اگر نہ سمجھے تو پھر ٹھوکر کھاتا ہے اور نامرادی کا سامنا کرتا ہے۔ ایک نکتہ کی بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی کہ:۔

"اَلسَّعِیْدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَیْرِہٖ"

یعنی سعادت مند وہ ہے جو دوسروں کے افعال کے نتائج سے متنبہ ہو جاتا ہے اور اس جیسے فعل سے مجتنب ہوتا ہے۔ بامرادی اور نامرادی کے بین فرق کو سمجھتے ہوئے پھر کبھی حماقت کا مظاہرہ نہیں کرتا۔

جماعت احمدیہ اور اس کے مخالفین کے درمیان جو تناؤ اب پیدا ہوا ہے۔ وہ تشدد اور سماجی بائیکاٹ کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کا مؤقف اس تناؤ کے متعلق اس سے ظاہر ہے بانی جماعت احمدیہ نے پہلے سے مطلع فرمایا ہے۔

"مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے ....... مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے۔ اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی۔ اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی۔ اور دنیا ان سے سخت کراہت سے پیش آئے گی۔ وہ آخر فتحیاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے"

(الوصیۃ ص۱۱)

جماعت احمدیہ کا مخالف اپنی مخالفانہ کوششوں کے ساتھ یہ عزم لئے ہوئے ہے کہ اس جماعت کو معدوم کیا جائے یا کم از کم اس کے فروغ کو روک دیا جائے جیسا کہ رابطہ عالم اسلامی کی قراردادوں سے ظاہر ہے اپنے عزائم اور کاروائی کے کیا نتائج ہوئے اور کیا ہونے والے ہیں اس پر سب کی نظر لگی ہے۔ بہرحال اتنا واضح ہے کہ مخالف اپنی بامرادی کے خواب دیکھتا ہے اور جماعت احمدیہ بھی باوجود اس کے کہ اس کے کئی افراد لٹ گئے، کئی افراد مقید کر دیئے گئے، کروڑوں کا نقصان ہوا خدا داد فراست کے بموجب اس یقین پر قائم ہیں کہ بالآخر ان کی فتح ہو گی اور وہی بامراد ہوں گے مخالف کا اپنا ہی نقصان ہوگا۔ بہرحال اس سلسلہ میں جماعت کا مؤقف ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا کس قدر یقین اور کامل توکل ہے خدا کی ذات پر جو حضور کے اپنے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے۔

(الف):۔ "ان لوگوں کی غلطی اور سراسر بدقسمتی ہے کہ وہ میری تباہی چاہتے ہیں میں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر تک میرے ساتھ وفا کرے گا"

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۱۳)

(ب) "میں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ جو شخص مجھے کاٹنا چاہتا ہے۔ اس کا نتیجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ وہ قارون اور یہودا اسکریوطی اور ابوجہل کے نصیب سے کچھ حصہ لینا چاہتا ہے"

(اربعین ۳ ص۱۵)

ج:۔ ایک حقیقت کا ذکر یوں ہے۔

"باوجود تمہاری سخت مخالفت اور مخالفانہ دعاؤں کے اس نے مجھے نہیں چھوڑا۔ اور ہر میدان میں وہ میرا حامی رہا۔ ہر ایک پتھر جو میرے پر چلایا گیا اس نے اپنے ہاتھ پر لیا ہر ایک تیر جو میرے مارا گیا اس نے وہی تیر دشمنوں کی طرف لوٹا دیا۔ میں بیکس تھا اس نے مجھے پناہ دی۔ میں اکیلا تھا اس نے مجھے اپنے دامن میں لے لیا۔ میں کچھ بھی چیز نہ تھا اس نے مجھے عزت کے ساتھ شہرت دی اور لاکھوں انسانوں کو میرا ارادتمند کر دیا"۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۱۲)

اسی طرح آئندہ بھی تائید الٰہی کا قوی یقین ہے۔

د:۔ "مگر جب دنیا اس (یعنی خیر خواہ ناقل) کی پروا نہیں کرتی اور بجائے اس کے کہ اس سے محبت کریں اس کو ستایا جاتا اور دکھ دیا جاتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ بھی اپنے غضب سے دنیا میں اپنا عذاب نازل کرتا ہے جو نافرمانوں کو آگ کی طرح بھسم کرتا ہے اور خدا تعالیٰ اپنی سلطنت کا رعب قائم کرتا ہے۔ اور صادق کی نصرت اور اس کے ہمراہیوں کو بطور خوارق اس سے بچاتا ہے"۔

(ملفوظات جلد پنجم ص۲۳۹)

(ر) "میری مخالفت کرنے والے کیا نفع اٹھائیں گے کیا مجھ سے پہلے آنے والے صادقوں کی مخالفت کرنے والوں نے کوئی فائدہ کبھی اٹھایا ہے؟ اگر وہ نامراد اور خائب رہ کر اس دنیا سے اٹھے ہیں تو میرا مخالف اپنے ایسے ہی انجام سے ڈر جاوے کیونکہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں صادق ہوں میرا انکار اچھے ثمرات پیدا نہیں کرے گا؟"

(ملفوظات جلد پنجم ص۱۲۱۲)

(س) بانی جماعت احمدیہ کا دعویٰ تھا کہ ان سے اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے۔ اور اظہار غیب سے نوازتا ہے۔ اس بنا پر آپ نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مخالفوں کے بارہ آپ سے مخاطب ہو کر فرمایا:۔

"اور جو لوگ ظالم ہیں اور اپنے ظلم کو نہیں چھوڑتے ان کے بارے میں مجھ سے ہمکلام مت ہو کہ میں ان کو غرق کروں گا۔ یہ ایک نہایت خوفناک پیشگوئی ہے جس میں غرق کرنے کا وعدہ دیا گیا ہے نہ معلوم کس طرح سے غرق کیا جائے گا۔ آیا نوحؑ کی قوم کی طرح یا لوطؑ کی قوم کی طرح جو شدید زلزلہ سے زمین میں غرق کئے گئے تھے پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تیرے پر تیرا رب اپنا سایہ ڈالے گا۔ اور تیری فریاد سنے گا۔ اور تیرے پر رحم کرے گا۔ اور اگرچہ لوگ تجھے بچانا نہ چاہیں مگر خدا تجھے بچائے گا۔ خدا تجھے ضرور بچائے گا۔ اگرچہ لوگ پھنسانے کا ارادہ کریں"۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۹۵)

(ص) مخالفت بہرحال مخالفت ہے لیکن صرف اس جماعت کی ناموافقت کے لئے بھی جماعت احمدیہ کا یقین کچھ اس طرح ہے کہ:۔

"وہ لوگ جو اس جماعت سے باہر ہیں وہ دن بدن کم ہوتے جائیں گے اور تمام فرقے مسلمانوں کے جو اس سلسلہ سے باہر ہیں وہ دن بدن کم ہو کر اس سلسلہ میں داخل ہوتے جائیں گے۔ یا نابود ہوتے جائیں گے جیسا کہ یہودی گھٹتے گھٹتے یہاں تک کم ہو گئے کہ بہت تھوڑے رہ گئے۔ ایسا ہی اس جماعت کے مخالفوں کا انجام ہوگا۔ اور اس جماعت کے لوگ اپنی تعداد اور قوت مذہب کی رو سے سب پر غالب ہو جائیں"

(ایضاً ص۳۰۳)

(ط) "ہر ایک جو مجھ پر حملہ کرتا ہے وہ جلتی ہوئی آگ میں اپنا ہاتھ ڈالتا ہے کیونکہ وہ میرے پر حملہ نہیں بلکہ اس پر حملہ کرتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے وہی فرماتا ہے کہ اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ یعنی میں اس کو ذلیل کروں گا جو تیری ذلت چاہتا ہے ایسا شخص خدا تعالیٰ کی آنکھ سے پوشیدہ نہیں۔ یہ مت گمان کرو کہ وہ میرے لئے نشانوں کا دکھلانا بند کر دیگا۔ نہیں بلکہ وہ نشان پر نشان دکھلائے گا۔ اور میرے لئے اپنی گواہیاں دے گا۔ جن سے زمین بھر جائے گی۔ وہ ہولناک نشان دکھلائے گا۔ اور رعبناک کام کرے گا۔ اس نے مدت تک ان حالات کو دیکھا اور صبر کرتا رہا۔ مگر اب وہ اس مینہ کی طرح جو موسم پر ضرور گرتا ہے گرجیگا۔ اور شریر روحوں کو اپنی عداوت کا مزہ

(باقی صفحہ ۱۱ کالم ۳ پر)

# آہ میری پیاری آپا جی محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ

یہ خبر سن کر بہت دکھ ہوا کہ ہماری آپا جی ہمیں داغ مفارقت دے کر اللہ کو پیاری ہو گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپا مرحومہ جلسہ سالانہ پر قادیان گئیں اور ہم بھی ان کے ساتھ رہے وہ بڑی خوش تھیں اور بار بار مجھے کہتی رہیں کہ دیکھو مدراس کی جماعت سے ہم کتنے لوگ آگئے ہیں اور خوش ہوتی رہیں اور اتنی اچھی رہیں کہ کسی کو گمان بھی نہیں تھا کہ وہ ہم سب کو چھوڑ کر بہت دور اور ایک ابدی جہان میں بسنے والی ہیں۔ اور ان کے وہ پاکیزہ اخلاق میں کن الفاظ میں بیان کروں۔ شاید میرے پاس وہ الفاظ ہی نہ ہوں۔ جب پاکستان میں حالیہ مخالفت زوروں پر تھی جب ہم نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے جاتے تو مجھ سے یہی کہتیں کہ عزیزہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے لئے بہت دعائیں کرو کہ اللہ تعالےٰ حضور کو اپنے حفظ وامان میں رکھے آمین!

اس سال قادیان میں مرحومہ کی زیر صدارت لجنہ اماء اللہ کے سالانہ جلسہ کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ مرحومہ ایک عرصہ سے لجنہ اماء اللہ مدراس کی صدر رہیں اور اپنے روحانی فیوض سے ہمیں فیضیاب کیا۔ اور اپنی اعلیٰ تعلیم اور اعلیٰ اخلاق سے اپنوں اور بیگانوں کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔

مرحومہ کا ہر امیر و غریب چھوٹے اور بڑے بچے اور بوڑھے سب کے ساتھ یکساں حسن سلوک رہا میں نے آج تک ان کی طبیعت میں کبھی غصہ نہیں دیکھا۔

افسوس مرحومہ جلسہ سالانہ قادیان کے دوسرے دن قادیان میں کچھ بیمار سی ہو گئیں۔ تو ڈاکٹر کو بلایا گیا اور انجکشن لگائے گئے۔ ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ سردی کی وجہ سے وہ بیمار ہوئی ہیں۔ طبیعت کچھ سنبھلنے کے بعد وہ اپنے چھوٹے لڑکے نبیع احمد کے ہمراہ کلکتہ چلی گئیں اور ان کے شوہر محترم بھائی محمد رفیق صاحب مدراس کے لئے روانہ ہو گئے مرحومہ نے کلکتہ پہنچ کر اپنے چھوٹے لڑکے نبیع احمد کو مالیگی اپنی لڑکی آمنہ بیگم کے پاس بھیج دیا۔ اور آپ کے پاس اپنا کوئی نہ رہا۔ اور نہ ہی ان کا رفیق شوہر صرف اپنے سسرال والے اور پھر ایک دم طبیعت بگڑ گئی۔ پھر بس جلدی ہی فرشتہ اجل کو لبیک کہہ دیا۔ اور خدا کے حضور حاضر ہو گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

جب یہ اطلاع بھائی رفیق صاحب کو ملی تو آپ نے بڑے صبر کا نمونہ دکھلایا اور جماعت کو یہ پیغام سنایا اور آپ بذریعہ طیارہ کلکتہ روانہ ہو گئے۔ اور وہاں سے مرحومہ کا جنازہ طیارہ کے ذریعہ امرتسر تک پھر بذریعہ ٹیکسی قادیان پہنچایا گیا۔ اور ہماری آپا جی بہشتی مقبرہ میں مدفون ہو گئیں اور ہمیشہ کے لئے ان کا پیارا چہرہ اور پیارا وجود ہم سے اوجھل ہو گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا یہ شعر آپا جی جیسی مرحومہ کے لئے یکساں ہے

الٰہی کس دلہن کی پالکی ہے
ملائک جس کو آئے ہیں اٹھانے
محبت تھی مجسم صدر لجنہ
چلی ہے پیار خالق سے بڑھانے

آپا مرحومہ نے چار لڑکے اور ایک لڑکی اپنی یادگار چھوڑی ہے اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا کرے ہم سب محترم بھائی صاحب اور آپ کی مخلص اولاد سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب خاص میں جگہ دے اور اس کی رضا حاصل ہو۔ اور آپ کی سب اولاد کو نیک ماں کا سچا جانشین بنائے آمین اور ہماری لجنہ اماء اللہ کی بہنوں میں وہ خوبیاں پیدا ہوں جو ہماری آپا جی میں تھیں۔

غمزدہ:-
عزیزہ بیگم از مدراس

---

رہا (المنبر لائلپور ۲۳ر فروری ۱۹۵۶ء)

اخبار مذکور نے متحدہ ہندوستان کے وقت تک کا جائزہ لیا ہے بعد کے حالات بعد کی مخالفت اور ان کے نتائج کا ذکر نہیں کیا بہرحال اتنا واضح ہے کہ احمدیت کا کارواں بڑی تیز رفتاری سے آگے بڑھتا رہا اور مخالفت کا عنصر یہاں تک کہ "رابطہ عالم اسلامی" نے اس کی روک تھام کے لئے متحدہ کوشش کا بیڑہ اٹھایا۔ اور ایک اسلامی مملکت نے اس منصوبے کو روبعمل لانے کے لئے قدم اٹھایا۔ اور اس کی تہہ میں متعدد عزائم پنہاں تھے۔ بایں ہمہ المنبر لائلپور نہیں خدا تعالےٰ کسی اور صحافی کو کھڑا کر دے گا جس کی تحریر ... سے اور بڑھ کر حق بات کی تائید کا پہلو آشکار ہوگا!!

---

بقیہ صفحہ ۹:-

چکھائے گا۔ وہ شریر جو اس سے نہیں ڈرتے ہیں اور شوخیوں میں حد سے بڑھ جاتے ہیں وہ اپنے ناپاک خیالات اور برے کاموں کو لوگوں سے چھپاتے ہیں مگر خدا انہیں دیکھتا ہے۔ کیا شریر انسان خدا کے وعدوں پر غالب آسکتا ہے؟ کیا وہ اس سے لڑ کر فتح پا سکتا ہے"۔

(ایضاً ص۷۶)

"۶" خیر خواہی کے طور پر فرمایا:-

"مبارک وہ جو دہشتناک دن سے پہلے مجھ کو قبول کرے کیونکہ وہ دن آئے گا۔ لیکن جو شخص زبردست نشانوں کے بعد مجھے قبول کرے اس کا ایمان رتی بھی قیمت نہیں رکھتا۔

(ایضاً ص۷۹)

(ن) "خدا نے مجھے اطلاع دی اور اس میں یہ بھی اشارہ پایا جاتا ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام کے جانی دشمن اور سخت مخالف جو عناد میں حد سے بڑھ گئے تھے جن کو طرح طرح کے عذابوں سے ہلاک کیا گیا۔ اس زمانہ کے اکثر لوگ بھی اس کے مشابہ ہیں اگر وہ توبہ نہ کریں"۔

(ق) "خدا تعالےٰ نے مجھے بشارت دی کہ تو اکیلا نہ رہے گا۔ بلکہ تیرے ساتھ فوج در فوج لوگ ہوں گے اور یہ بھی کہا کہ تو ان باتوں کو لکھ لے اور شائع کر دے کہ آج تیری یہ حالت (وَاحِدًا مِّنَ النَّاسِ) ہے پھر نہ رہے گی.... اس نے مجھے بتایا کہ ایک زمانہ آئے گا کہ تیری مخالفت ہو گی مگر میں تجھے بڑھاؤں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اب ایک آدمی سے پونے دو لاکھ تک تو نوبت پہنچ گئی دوسرے وعدے بھی ضرور پورے ہوں گے"

(ملفوظات جلد پنجم ص۹۸)

اب تو اس وعدہ کے مطابق ایک کروڑ سے زائد ہو چکے ہیں۔ ہمارے مخالفین سے گزارش ہے کہ وہ بھی اس قسم کی یقینی بامرادی کا اظہار کریں تو بات بنے ورنہ یوں ہی زورآزمائی کرنا کچھ سود مند نہیں) اور یہ بھی یاد رکھیں کہ جماعت احمدیہ کے قائد (ایدہ اللہ) نے بھی فرما دیا ہے:- "تمہیں پتہ لگ جائے گا کہ کہنے والے نے سچ کہا تھا۔"

"جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار"

تم تو مرنی کا لبادہ اوڑھ کر اور گیدڑ کا لباس پہن کر باہر نکلتے اور چیختے اور چنگھاڑتے ہو اور سمجھتے ہو کہ ہم تم سے مرعوب ہو جائیں گے۔ ہمیں تو خدا تعالےٰ نے شیر کی جرأت سے بڑھ کر جرأت عطا فرمائی ہے ہمیں تو اللہ تعالےٰ نے شیر کے رعب سے بڑھ کر رعب دیا ہے شیر کی دہاڑ سے میلوں تک بزدل جانور کانپ اٹھتے ہیں ہمیں تو یہ وعدہ دیا گیا ہے کہ:-

"نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ"
یعنی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے مخلص فدائیوں اور جاں نثاروں کا ایک ماہ کی مسافت تک رعب طاری ہوگا۔ ہمیں اللہ تعالےٰ نے بے لوث خدمت کی توفیق عطا فرمائی ہے ہم افریقہ کے ان جنگلوں میں خدا کی توحید کو قائم کرنے اور خدا اور خدا کے رسول کے نام کو بلند کرنے کے لئے بے خوف وخطر چلے گئے جہاں آدم خور وحشی بسیرا کرتے ہیں.....

... ہم خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور اس کے غیر معمولی پیار کا مشاہدہ کرتے چلے آئے ہیں ہمیں اس کی قدرتوں پر محکم یقین ہے ہم تو ساری دنیا سے نہیں ڈرتے!

بہرحال جماعت احمدیہ کے مخالفین اپنے اسلاف کے انجام سے ناواقف نہیں ہیں البتہ ان کی نامرادی اور مغلوبیت کا اعتراف کھلے الفاظ میں کرنے سے ہچکچانا ان کی عادت ہے ایک مخالف مولانا جو ایک اخبار کے ایڈیٹر بھی ہیں اور کسی زمانہ میں مولوی مودودی صاحب کے ہمنوا رہے ہیں پڑھ لیجئے۔

"ہمارے بعض واجب الاحترام بزرگوں نے اپنی تمام تر صلاحیتوں سے قادیانیت کا مقابلہ کیا لیکن یہ حقیقت سب کے سامنے ہے کہ قادیانی جماعت پہلے سے زیادہ مستحکم اور وسیع ہوتی گئی مرزا صاحب کے بالمقابل جن لوگوں نے کام کیا ان میں سے اکثر تقویٰ، تعلق باللہ، دیانت خلوص، علم اور اثر کے اعتبار سے پہاڑوں جیسی شخصیتیں رکھتے تھے۔ سید نذیر حسین دہلوی مولانا انور شاہ صاحب دیوبندی، مولانا قاضی سید سلیمان منصور پوری، مولانا محمد حسین بٹالوی مولانا عبدالجبار غزنوی، مولانا ثناء اللہ امرتسری اور دوسرے اکابر.... ہم اس تلخ نوائی پر مجبور ہیں کہ ان اکابر کی تمام تر کوششوں کے باوجود قادیانی جماعت میں اضافہ ہوا ہے متحدہ ہندوستان میں قادیانی بڑھتے رہے ہیں"۔

# آفاتِ ارضی وسماوی کے رُوحانی اسباب — بقیہ از صفحہ (۲)

اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صُورت میں پیدا ہوں گی ...... وہ دِن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دُنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی، کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے یہ اس لئے کہ نوعِ انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی اور تمام دل اور تمام ہمّت اور تمام خیالات سے دُنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر مَیں نہ آیا ہوتا تو اِن بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی اِرادے جو ایک بڑی مدّت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے۔ اور جیسا کہ خدا نے فرمایا وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا۔ اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے۔ اور جو بَلا سے پہلے ڈرتے ہیں اُن پر رحم کیا جائے گا۔

کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم اِن زلزلوں سے امن میں رہو گے۔ یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دِن خاتمہ ہو گا۔

یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ مَیں تو دیکھتا ہوں کہ شاید اُن سے زیادہ مُصیبت کا مُنہ دیکھو گے۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ مَیں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحدِ یگانہ ایک مدّت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چُپ رہا ـــــ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دِکھلائے گا۔ جس کے کان سُننے کے ہوں سُنے کہ وہ وقت دُور نہیں ـــــ!!

مَیں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں، پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پُورے ہوتے۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نُوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آ جائے گا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشمِ خود دیکھ لو گے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اُس سے نہیں ڈرتا وہ مُردہ ہے نہ کہ زندہ"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶ و ۲۵۷ مطبوعہ ۱۹۰۸ء)

مامورِ وقت کی طرف سے اس نوع کی تنبیہات پر آج ۶۷ سال گزر رہے ہیں۔ اس عرصہ میں جملہ حالات کا تصوّر کریں۔ مُصلحِ ربّانی کے مخالفوں کے کردار پر نظر کریں۔ زیادہ دُور جانے کی ضرورت نہیں۔ ہمسایہ ملک میں ۱۹۷۴ء کے ماہِ مئی سے اکتوبر تک کے صرف چھ ماہ میں کئے جا چکے ان مظالم اور جور وجفا کے واقعات کو مستحضر کریں جو مُصلحِ ربّانی کی جماعت کے مظلوم اور بے گناہ افراد پر توڑے گئے۔ پھر اگر یہ جملہ واقعات ایک طرف قومِ ثمود کے اُس ظالمانہ اقدام سے بشدّت مشابہت رکھتے ہیں جو بدنصیب اشخاص نے ناقۃ اللہ کے ساتھ روا رکھا، تو دوسری طرف حالیہ آفاتِ ارضی و سماوی کی صُورت بھی فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا کے عبرت ناک انجام کے ساتھ پُورے طور پر مطابقت رکھتی نظر آتی ہے۔ بالخصوص جبکہ ہمسایہ مُلک میں مخالفت کی شدّت کے دِنوں میں بالکل، ایسے ہی الفاظ میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہُ اللہ تعالیٰ کو خدا تعالےٰ کی طرف سے ظالموں کے عبرتناک انجام کی خبر دی گئی۔ چنانچہ یہ اعلامِ الٰہی اخبار بدر مجریہ ۱۰؍اکتوبر ۱۹۷۴ء میں شائع بھی ہو چکا ہے۔ اگرچہ یہ اخبارِ غیبی چند ماہ پہلے کی ہے لیکن ہم تک مستند صورت میں اُسی وقت پہنچی اور ہم نے اسے شائع کر دیا۔

پس یہ تباہیاں جو زلازل کی صورت میں دُنیا نے مشاہدہ کیں ایک طرف ہمارے دِل کو ہمدردی کی خاطر زخمی کر رہی ہیں اور ہم آفت زدہ افراد کے لئے دست بدعا ہیں۔ لیکن ساتھ ہی افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ کاش غافل دُنیا بروقت متنبّہ ہو جاتی اور فساد فی الارض اور ظالمانہ کارروائیوں سے دست کش ہو جاتی تا خُدا کے غضب کا فیصلہ اُس کے رحم سے بدل جاتا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کی کتابِ عزیز میں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ :-

مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ○ (سُورۃ النساء : آیت ۱۴۸)

اگر تم شکر کرو اور ایمان لے آؤ تو اللہ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا۔ اور اللہ تو (نیکی کا) قدر دان اور سب حالات کو خوب جاننے والا ہے۔

اِس لئے ہر قسم کے آفاتِ ارضی وسماوی سے امن میں رہنے یا خدا کے غضب سے محفوظ رہنے کا رُوحانی پہلو یہی ہے کہ انسان ہمیشہ سرچشمۂ امن خدا کی پناہ میں آ جائے۔ اور ہر آن اُسی کے آستانہ پر عاجزانہ طور پر جھکا رہے ـــــ!! وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ لِمَا يُحِبُّ وَيَرْضٰى ٭

# منظوری انتخاب عہدیداران لجناتِ اماءُ اللہ

مندرجہ ذیل عہدیداران کی یکم اکتوبر ۱۹۷۴ء سے ۳۰؍ستمبر ۱۹۷۷ء تک تین سال کے لئے منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ عہدیداران کو زیادہ سے زیادہ خدمتِ سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

## (۲۴) لجنہ اماء اللہ غنچہ پاڑہ

| عہدہ | نام |
|---|---|
| صدر لجنہ اماء اللہ | مکرمہ خدیجہ بی بی صاحبہ |
| سیکریٹری 〃 〃 | 〃 نساء بی بی صاحبہ |
| 〃 مال 〃 〃 | 〃 زکرن بی بی صاحبہ |
| 〃 تعلیم وتربیت | 〃 عائشہ بی بی صاحبہ |

## (۲۵) لجنہ اماء اللہ کوڈالی

| عہدہ | نام |
|---|---|
| صدر لجنہ اماء اللہ | مکرمہ ای۔ وی۔ فاطمہ صاحبہ |
| جنرل سیکریٹری 〃 | 〃 یو۔ شریفہ بی صاحبہ |
| سیکرٹری مال | 〃 ای۔ وی عابدہ صاحبہ |
| 〃 تعلیم و نگران ناصرات | 〃 یُو۔ منیرہ بی صاحبہ |

## (۲۶) لجنہ اماء اللہ بھدرک

| عہدہ | نام |
|---|---|
| صدر لجنہ اماء اللہ | مکرمہ رحمت النساء صاحبہ |
| نائب صدر 〃 〃 | 〃 سیّدہ نصرت جہاں صاحبہ |
| جنرل سیکریٹری 〃 | 〃 طیّبہ خاتون صاحبہ۔ |
| سیکریٹری تعلیم | 〃 صدیقہ خاتون صاحبہ۔ |
| 〃 مال | 〃 حمیدہ بی بی صاحبہ |
| 〃 وصایا | 〃 عمدہ بی بی صاحبہ۔ |
| 〃 تبلیغ | 〃 عیادا بی بی صاحبہ |
| 〃 وقفِ جدید وتحریکِ جدید | 〃 زلیخہ بی بی صاحبہ |

## (۲۷) لجنہ اماء اللہ یادگیر

| عہدہ | نام |
|---|---|
| صدر لجنہ اماء اللہ | مکرمہ احمدی بیگم صاحبہ |
| نائب صدر | 〃 خواجہ بیگم صاحبہ۔ |
| سیکریٹری | 〃 رضیہ بیگم صاحبہ۔ |
| 〃 مال | 〃 رشیدہ بیگم صاحبہ |
| 〃 تعلیم وتربیت | 〃 عائشہ صدیقہ صاحبہ |
| سیکریٹری ناصرات | مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ۔ |

## (۲۸) لجنہ اماء اللہ تیماپور

| عہدہ | نام |
|---|---|
| صدر لجنہ اماء اللہ | مکرمہ شریفہ بیگم صاحبہ۔ |
| جنرل سیکریٹری | 〃 سلیمہ بیگم صاحبہ۔ |
| سیکریٹری مال | 〃 فاطمہ بیگم صاحبہ۔ |
| سیکریٹری ناصرات | 〃 ناصرہ بیگم صاحبہ۔ |

## (۲۹) لجنہ اماء اللہ شیموگہ

| عہدہ | نام |
|---|---|
| صدر لجنہ اماء اللہ | مکرمہ حفیظ النساء صاحبہ۔ |
| نائب صدر | 〃 زاہدہ بیگم صاحبہ۔ |
| جنرل سیکریٹری | 〃 خورشید بیگم صاحبہ۔ |
| سیکریٹری ناصرات حلقہ سوائی پالہ | 〃 صبیحہ بیگم صاحبہ |
| سیکریٹری ناصرات حلقہ لشکر محلہ | 〃 نازنی بیگم صاحبہ |
| سیکریٹری خدمتِ خلق | 〃 خیر النساء صاحبہ۔ |
| 〃 تبلیغ | 〃 مہر النساء صاحبہ۔ |
| 〃 مال | 〃 ساجدہ بیگم صاحبہ۔ |

## (۳۰) لجنہ اماء اللہ شادنگر

| عہدہ | نام |
|---|---|
| صدر لجنہ اماء اللہ | مکرمہ عالیہ بیگم صاحبہ۔ |
| سیکریٹری 〃 〃 | 〃 ظہیرہ بیگم صاحبہ۔ |

## دُعائے مغفرت

مکرم مبین الحق صاحب آف ڈنمارک کی والدہ محترمہ وفات پا گئی ہیں۔ احباب جماعت مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دُعا فرمائیں۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

# قادیان میں یومِ جمہوریت ہند کی پچیسویں ۲۵ تقریب

قادیان ۲۶ر جنوری ۔ مقامی طور پر آج یومِ جمہوریتِ ہند کی پچیسویں تقریب پُر وقار طریق پر منائی گئی ۔ احباب جماعتِ احمدیہ اپنی سابقہ روایات کے مطابق کثیر تعداد میں اس قومی تقریب میں ذوق و شوق سے شریک ہوئے ۔ جماعت کے سرکردہ افراد میں حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ نے بھی باوجود پیرانہ سالی کے شرکت فرمائی ۔

میونسپل کمیٹی کے وسیع و عریض احاطہ میں یہ تقریب انعقاد پذیر ہوئی ۔ ۱۰½ بجے سابق منسٹر پنجاب سردار گوربچن سنگھ صاحب باجوہ نے قومی جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی ۔ مقامی پولیس کے جوانوں کی گارد نے سلامی دی ۔ بچیوں نے قومی ترانہ "جن من گن" گایا ۔ اس اجتماع میں قادیان اور مضافات کے کثیر التعداد مرد ۔ عورتیں اور بچے شریک ہوئے ۔ اور خاصی رونق رہی ۔ تقریب کے پروگرام میں دیش پیار کے گیت گائے گئے ۔ اور مقررین نے یومِ جمہوریت کے سلسلہ میں اظہارِ خیال کیا ۔ جناب باجوہ صاحب نے اپنی مختصر تقریر میں بھارت ورش کی آزادی کی جدّ و جہد میں شہید ہونے والوں کو شردھانجلی پیش کی ۔ اور بتایا کہ ان سب کی مِلی جلی قربانیوں سے دیش کو آزادی حاصل ہوئی ۔ اس کے بعد ۱۹۵۰ء میں ودھان بننے پر ہمارا ملک جمہوریہ بنا جس پر آج پچیس سال گزرتے ہیں ۔ اس عرصہ میں دیش نے ہر جہت سے ترقی کی ہے ۔ بیشک کئی ایک مشکلات میں سے بھی گزرنا پڑا ہے ۔ اور اس وقت بھی کئی مشکلات درپیش ہیں ۔ مگر ان سب پر قابو پانے کی ایک ہی صورت ہے کہ دیش واسی ایمانداری اور لگن کے ساتھ دیش کی سیوا کریں ۔ اور پیدا ہو چکی بُرائیوں کو دُور کرنے میں مدد کریں ۔ دیش سیوا کے سلسلہ میں دیش واسیوں پر کچھ فرائض عائد ہوتے ہیں ۔ انہیں پورا کرنا ضروری ہے ۔ اسی طریق سے ہم سب ملک کو شاہراہِ ترقی پر گامزن کر کے ساری دنیا میں اس کا مقام اونچا کر سکتے ہیں اور حُبّ الوطنی کا ثبوت دے سکتے ہیں ۔

اس طرح پر یہ قومی تقریب ایک بجے کے قریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی ۔

(نامہ نگار)

# دورانِ سال جلسے و یوم التبلیغ منانے کا پروگرام

ہر سال مرکز کے زیرِ اہتمام دورانِ سال میں جماعتیں جلسے اور یوم التبلیغ منایا کرتی ہیں ۔ امسال ۱۳۵۴ ہش (۱۹۷۵ء) جلسے اور یوم التبلیغ منانے کے لئے عہدیداران جماعتِ احمدیہ و مبلغینِ کرام سے درخواست ہے کہ درجِ ذیل پروگرام کے مطابق اپنی اپنی جماعتوں میں جلسے منعقد کرائیں ۔ اور یوم التبلیغ منائیں ۔ روئیداد بر وقت نظارت دعوت و تبلیغ میں بھجوائی جائے ۔ صدر صاحبان اور مبلغین کرام اس پروگرام کو نوٹ کر لیں ۔ اور اس کے مطابق پوری توجہ سے عمل کریں ۔

| | | |
|---|---|---|
| ۱ ۔ یومِ مصلح موعودؓ | ۲۰ر تبلیغ (۲۰ر فروری ۱۹۷۵ء) | بروز جمعرات |
| ۲ ۔ یومِ مسیح موعودؑ | ۲۳ر امان (۲۳ر مارچ ۱۹۷۵ء) | ″ اتوار |
| ۳ ۔ یومِ سیرۃ النبی صلعم | ۶ر شہادت (۶ر اپریل ۱۹۷۵ء) | ″ اتوار |
| ۴ ۔ یومِ خلافت | ۲۷ر ہجرت (۲۷ر مئی ۱۹۷۵ء) | ″ منگل |
| ۵ ۔ ہفتہ قرآن مجید | ۴ر تا ۱۰ر وفا (۴ر تا ۱۰ر جولائی سات یوم) | ″ جمعہ تا جمعہ |
| ۶ ۔ امتحان کتب سلسلہ عالیہ احمدیہ | ۱۴ر تبوک (۱۴ر ستمبر ۱۹۷۵ء) | ″ اتوار |
| ۷ ۔ یوم التبلیغ | سال میں دو مرتبہ ماہ احسان و اخاء (جون و اکتوبر ۱۹۷۵ء) | |
| ۸ ۔ یوم پیشوایانِ مذاہب | ۲ر نبوت (۲ر نومبر ۱۹۷۵ء) | بروز اتوار |
| ۹ ۔ چند پیشگوئیوں کا ظہور ۔ | نئی نسل کی معلومات کے لئے مسٹر عبداللہ آتھم امرتسری ۔ پادری الگزنڈر ڈوئی امریکن اور ۶ر مارچ ۱۸۹۷ء کے بارے میں پوری ہونے والی پیشگوئیوں کے سبھی پہلوؤں پر مساجد میں جلسے کر کے روشنی ڈالی جائے ۔ | |

**نوٹ** :- تمام جماعتیں اپنے اپنے حالات کے مطابق مقررہ تاریخوں کے علاوہ بھی کوئی دوسری نزدیکی تاریخیں مقرر کر کے جلسے کر سکتی ہیں ۔

**ناظر دعوت و تبلیغ قادیان**

**درخواست دُعا** :- چند روز قبل میری اہلیہ نے منذر خوابیں دیکھی ہیں جن کی وجہ سے سخت تشویش ہے ۔ احبابِ جماعت سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر اور میری اہلیہ پر رحم فرمائے اور ہم کو ہر قسم کے ابتلاء اور آزمائش سے محفوظ رکھے ۔ آمین ۔

خاکسار : سیّد مذکر الدین احمد ۔

# قادیان میں ہفتہ وقفِ جدید کے سلسلہ میں ایک کامیاب جلسہ

## بقیہ رپورٹ صفحہ اوّل

کہ آج سلسلہ کو واقفین کی بہت ضرورت ہے اس لئے نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی زندگیاں وقف کر کے خدمتِ دین کے لئے آگے آئیں ۔

بالآخر صدرِ جلسہ نے مجوزہ پروگرام کے ختم ہونے کا اعلان فرماتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انسانی پیدائش کی غرض و غایت کو آیت کریمہ وماخلقت الجنّ و الانس الّا لیعبدُون ۔ سے واضح فرمایا ہے ۔ اس لئے ہم میں سے ہر ایک پر لازم ہے کہ ہم منشاء الٰہی کے مطابق کامل عبد بنیں ۔ اور ایک انسان عبد کے اس مقام کو حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ مملوک کی طرح اپنے مالک کے سامنے اپنا سب کچھ نہ ڈال دے ۔ پس دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں تن، من، دھن سے خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے ۔ تا ہم اپنے مولیٰ کریم کے حضور سچے عبد بن سکیں ۔ صدرِ محترم نے حاضرین کو وقفِ جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی پُر زور تلقین فرمائی اور دُعا کی کہ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم خدمتِ دین میں آگے ہی آگے قدم بڑھاتے چلے جائیں ۔ اس طرح اجتماعی دُعا کے بعد یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا ۔

اس موقعہ پر مقامی مستورات بھی پردہ کی رعایت سے جلسہ میں شریک ہو کر مستفید ہوئیں ۔

# سردار عزیز سنگھ صاحب باجوہ قادیان کی وفات

## اور

# جماعتِ احمدیہ کی طرف سے اظہارِ تعزیت

قادیان ۱۳ر جنوری ۔ سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ ایم ۔ ایل ۔ اے قادیان کے بڑے بھائی سردار عزیز سنگھ صاحب باجوہ مقیم قادیان جو گزشتہ چند ماہ سے عارضہ کینسر بیمار تھے ۔ اور وی ۔ جے ہسپتال امرتسر میں زیرِ علاج تھے ۔ مورخہ ۱۲ر جنوری کی رات امرتسر میں ہی وفات پا گئے ۔ مرحوم کی نعش مورخہ ۱۳ر جنوری کو قادیان لائی گئی ۔ اور آخری رسوم ادا کی گئیں ۔ یہ افسوسناک خبر سنتے ہی حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب، حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور جماعت کے دیگر متعدد افراد اور عورتیں مرحوم کے پسماندگان و عزیزان سے اظہارِ تعزیت کرنے مکرم باجوہ صاحب کی کوٹھی تشریف لے گئے ۔ جماعت کے دوست مرحوم کی آخری رسوم ختم ہونے تک وہاں رہے ۔ جماعتِ احمدیہ کو اس صدمہ میں سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ ایم ایل اے اور سردار عزیز سنگھ صاحب کے جملہ پسماندگان کے ساتھ دلی ہمدردی ہے ۔ ہم دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو شانتی بخشے ۔

**رسم بھوگ** سردار عزیز سنگھ صاحب باجوہ کی وفات پر اُن کی رُوح کی شانتی کے لئے رکھے گئے اکھنڈ پاٹھ کے بھوگ کی رسم مورخہ ۲۵ر جنوری ۷۵ء کو محترم سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ کی کوٹھی پر ادا کی گئی ۔ کوٹھی کے ساتھ وسیع میدان میں تقریباً پندرہ بیس ہزار کی تعداد میں علاقہ اور پنجاب کے دُور دراز علاقوں سے آئے ہوئے شردھالوؤں نے ارداس کی ۔ کثیر تعداد میں محترم باجوہ صاحب کے عزیز و اقارب بھی آئے ہوئے تھے ۔ اس موقعہ پر بعض احباب نے سورگباشی باجوہ صاحب کی اچانک وفات پر اظہارِ افسوس کرتے ہوئے ان کو شردھانجلی بھینٹ کی ۔

سردار پرکاش سنگھ صاحب بادل اپوزیشن لیڈر اور بعض دوسرے سرکردہ لیڈرز اور معززین علاقہ و پنجاب بھی اظہارِ ہمدردی کے لئے اس موقعہ پر تشریف لائے ہوئے تھے ۔ یہ تقریب تقریباً ساڑھے تین بجے بعد دوپہر ختم ہوئی ۔ حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان اور ان کے علاوہ کثیر تعداد میں احمدی دوستوں نے اس ماتمی تقریب میں شامل ہو کر محترم سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ ایم ایل اے کے ساتھ تعزیت کا اظہار کیا ۔ ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے پریوار کا حافظ و ناصر رہے اور اس مقدمہ میں ان کو باعزت بری فرمائے آمین ۔

(ناظر امورِ عامہ جماعت احمدیہ قادیان)